15474 1-12-09

Title - Lecture ; Ishaat-E-Islam Par.
Creator - Mohsin ul Mulk
Publisher - Darul Matab, Sarkar (Hyderabad),
Date - 1892
Pages - 70
Subjects - Khutbaat-e-Tuqareer ; Aligarh
Tehreek

لکچر

اشاعت اسلام پر

جو

نواب محسن الملک بہادر

نے

۲۴ مئی سنہ ۱۸۹۲ء مطابق ۲۶ شوال سنہ ۱۳۰۹ھ کو حیدرآباد دکن میں دیا تھا

بعد اضافہ بعض مضامین کے دارالطبع سرکار عالی میں چھاپا گیا

فہرست مضامین لکچر

جوابات شبہات متذکرہ بالا

لکچر

اشاعتِ اسلام پر

جو

نوّاب محسن الملک بہادر

نے

۲۴ مئی ۱۸۹۲ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۰۹ھ کو حیدرآباد دکن مین دیا تھا

بعد اضافہ بعض مضامین کے دارالطبع سرکار عالی مین چھاپا گیا

لکچر

اِشاعتِ اِسلام پر

جو

نوّاب مُحسنُ المُلک بہادُر

نے

۲۴ مئی ۱۸۹۲ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۰۹ھ کو حیدر آباد دکن مین دیا تھا

بعد اضافہ بعض مضامین کے دار الطبع سرکار عالی مین چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا معاشر المسلمین

آج ہمارے بزرگ اور واجب التعظیم حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب قبلہ قیصی القادری نے جس کام کے واسطے آپ لوگون کو تکلیف دی ہے وہ ایک ایسا کام ہے جو ہمیشہ سے ہمین مرغوب اور پسندیدہ رہا ہے' اور جسکی طرف ہماری طبیعتون کا میلان اور ہمارے دلون کا جوش و ولولہ مشہور ہے - وہ کیا ہے؟ **اشاعۃ اسلام** یعنے اسلام کا اُن قومون مین پھیلانا! جہان ابتک لوگ اُس سے واقف نہین ہین' اور خدا کے نام کی منادی اُن ملکون مین کرنی! جہان ابتک اسکے پاک نام کی منادی نہین ہوئی - پس کیا نیک اور مبارک ہے یہہ کام' اور کیسا دلکش اور پیارا ہے یہہ نام - خدا برکت دے اُسے جسنے ایسے نیک کام کے لئے آپ لوگون کو دعوت دی' اور رحمت ہو اُنپر جنھون نے

اُسے قبول کیا۔

میرے عزیز بھائیو۔ آپ کو خدا کا شکر کرنا چاہئے، کہ یہہ مشکل کام اشاعتِ اسلام کا جسکی مدد کے لئے آج آپ جمع ہوئے ہین، خدا نے آپ پر کیسا آسان اور سہل کر دیا ہے، کہ نہ اُسکا کرنا آپ کو مشکل ہے، اور نہ وہ مصیبتین اور تکلیفین جو اُسکے پیچھے آپ کے بزرگون نے اُٹھائین آپ کے سامنے ہین۔ اِسکے آغاز ہی پر خیال فرمائیے، کہ آج جو اِس اہم کام کے لئے آپ جمع ہوئے، تو اُسی مین آپ کو کیا تکلیف ہوئی۔ بڑی سی بڑی زحمت یہہ ہوئی، کہ نسیم صبح کی طرح ٹھنڈے ٹھنڈے گھر سے نکلے، اور بادِ بہاری کے مانند ایک ہوادار پُرفضا مکان مین آپہونچے۔ جھالردار پالکیون کی بدولت سر نے نہ جانا کہ آفتاب کی تمازت اور دھوپ کی شدت کیا چیز ہے، صبا رفتار گھوڑون نے پانْون کو خبر نہونے دی، کہ کانٹون کا درد اور آبلون کی سوزش کسکا نام ہے، گھر سے بھوکے نہ نکلے کہ خالی پیٹ پکارتا "الجُوعُ الجُوعُ" پیاس کی تکلیف نہوئی کہ سوکھی زبان چلاتی "العَطَشْ العَطَشْ"۔ پھر اُسکے انجام پر نظر کیجئے کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ چند درم یا چند دینار سے مدد کرنی، اور اپنی کمائی مین سے ایک چھوٹا سا حصہ دینا۔ نہ وطن سے ہجرت کی ضرورت نہ خویش و اقارب سے جُدا ہونے کی حاجت۔ اب خیال کرو اپنے بزرگون کو کہ اُنھون نے اِس کام کے پیچھے کیسے دُکھ اور درد سہے، اور کیسی مصیبتین اور تکلیفین اُٹھائین۔ اسلام کی محبت مین اپنے پیارون اور عزیزون کو چھوڑا،

ماں باپ جورو بچوں کو خیرباد کہا - بے زاد و راحلہ خدا کی راہ میں چل کھڑے ہوئے - ایسی جلتی تپتی پتھریلی زمینوں پر چلنا پڑا جہاں سوائے گرم آفتاب کے اُنکے سروں پر کچھ سایہ نہ تھا - اور ایسے پُرخار جنگلوں میں جانا پڑا، جہاں سوائے نوکدار کانٹوں کے اُنکے سوجے ہوئے پاؤں کا کوئی غمخوار نہ تھا - بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر بندھے ہوتے، اور پیاس کی شدت میں زبان منہ سے نکلی پڑتی، مگر وہ خدا کے شیر، اللہ کی یاد میں سیر کبھی اُف نکرتے؛ اور اسلام کے پھیلانے اور خدا کی منادی کرنے میں تمام مصیبتوں کو راحت سمجھتے - درحقیقت اسلام اُنکا تھا، اور مسلمان وہ تھے ہم نام کے مسلمانوں کو اسلام کی کیا قدر، اور اُسکا کیا درد - لیلی کی یاد میں بادیہ پیمائی کا مزہ قیس ہی جانتا ہے، اور عشق میں شیرین کے کوہ کنی کے درد کی فرہاد ہی کو خبر ہے -

تو نازنین جہانی و ناز پروردہ ترا ز سوز درون و نیاز ما چہ خبر
چو دل بمہر نگاری نہ بستہ ای مہ ترا ز حالت عشاق بے نوا چہ خبر

اُنہیں کا وہ اسلام تھا، جسکی بدولت اس اُمت نے "خیر الامم" کا لقب پایا، اور اُنکے حق میں خدا نے "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" فرمایا - اُنہیں کی حیرت انگیز کوششوں کے سبب سے اسلام کا جھنڈا قیصر کے قصر اور کسرے کے ایوان پر اُڑنے لگا، اور ایشیا کے میدانوں اور یورپ کے پہاڑوں میں "اللہ اکبر" کی صدا گونجنے لگی - انھیں بزرگوں کی محنتوں اور تکلیفوں کا نتیجہ ہے کہ

اسلام اس تیزی اور اس خوبی سے پھیلا، کہ دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے۔ انھین کی تکلیفون اور مصیبتون کی برداشت کا ثمرہ ہے، کہ خدا کے نام کی منادی جنگل اور دریا، غار اور پہاڑ، ویرانہ اور آبادی مین ہوگئی۔ انھین کی وہ دل کی کپکپا دینے والی تقریرین تھین جنھون نے عرب سے سنگدل جنگلیون کے دلون کو موم کر دیا۔ انھین کے وہ پاک کلام تھے جنھون نے وحشیون کے دلون کو اسلام کے پاک عقاید سے روشن کر دیا۔ انھین کی بدولت بتخانون مین گھنٹون کی مکروہ صدا کے بدلے "اللہ اکبر" کی پیاری آواز آنے لگی۔ انھین کی کوششون سے آتشکدون مین آگ کے بجاے خدا کے کلام کی روشنی ہونے لگی۔ شرک و بت پرستی کی تاریکی دنیا سے دور ہوئی، اور ایک بے چون و بیچگون بے شبہہ و بے نمون خدا کی منادی جہان مین پھر گئی۔ بتخانے ویران ہوگئے آتشکدے ٹھنڈے پڑ گئے۔ تثلیث کا طلسم ٹوٹ گیا۔ اور دہریت کا باطل خیال باطل ہوگیا۔ "جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا"

اگر ہم اپنے بزرگون کی پیروی کرتے، اور حسن عقیدت و حسن عمل کے ساتھ اسلام کی اشاعت مین سرگرم رہتے؛ تو غالباً آج کوئی خطہ زمین کا ایسا ہوتا جہان خدا کا نام نہ پکارا جاتا، اور اسلام کا پرچم نہ لہلہاتا ہوتا۔ مگر افسوس کہ ہم مین سواے نام کے کوئی خصلت کوئی عادت کوئی چیز بھی انکی باقی نہ رہی، اور سواے اپنے نفسانی خواہشون مین منہمک ہونے کے کوئی بات شریعت و اسلام کی ہمین یاد نہ رہی۔

زمانہ اُن سے خالی ہوگیا، پر کوئی اُنکا جانشین نہوا۔ وہ خدا کے بندے دُنیا سے چل بسے، مگر کوئی اُنکا وارث نہوا۔ اور وارث ہوئے، تو ہم سے، جنپر صادق ہے خدا کا یہہ قول، فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ۔ ذرا آنکھ کھولکر اسلامی دُنیا کو عبرت کی نظر سے دیکھو، اور مُسلمانونپر اور اُنکے اسلام پر غور کرو۔ کیا پاؤ گے کوئی ایسا خطہ زمین کا جہان کے مسلمانون کو اسلام کا عشق، اسلام کا درد، اسلام کا شوق ہو۔ کیا دیکھو گے کسی ملک مین کسی فرقہ کو مسلمانون کسے ایسا جسکو اسلام کی اشاعت، اسلام کی حفاظت، اسلام کی حمایت کا کچھہ بھی خیال ہو۔ کیا ہو گئین وہ بستیان جہان ایسے پاک مسلمان اور جانباز مسلمان آباد تھے۔ کہان گئے وہ مسلمان جنکے اسلام اور اسلام کے خوبیون کی دنیا مین دھوم تھی۔ افسوس صد افسوس دِيَارُهُمْ[1] خَالِيَةٌ وَعِظَامُهُمْ بَالِيَةٌ رُسُومُهُمْ قَدْ عَفَتْ وَسُيُوفُهُمْ قَدِ انْطَفَتْ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ مُطْعِمٌ وَلَا طَاعِمٌ وَلَا ثَاوٍ وَلَا ظَاعِنٌ

نظم

فَاَيْنَ كِرَامُ الصِّيْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ ‏ وَلَا هَاشِمٌ بَاقٍ وَلَا اِبْنُهُمْ بَقُوْا
تُبَدِّدُهُمْ اَيَّامُ الْبَلَا فَتَبَدَّدُوْا ‏ وَفَرَّقَهُمْ رَيْبُ الْمَنُوْنِ فَفَرَّقُوْا

---

[1] (ترجمہ) اُنکی بستیان خالی ہین، اور اُنکی ہڈیان بوسیدہ، اُنکی نشانیان مٹ گئین، اُنکی تلوارین کند ہوگئین، کوئی نہ رہا اُن مین کھانے یا کھلانے والا مقیم یا مسافر۔ کہان گئے بزرگان بنی ہاشم، اور کیا ہوگئی اونکی اولاد، افسوس کہ مصیبتون نے اور زمانہ کے بلاؤن نے انکو تباہ کر دیا، اور موت نے اونکو مٹا دیا۔

نہایت ٹھیک کہا ہے ہمارے حال پر ہمارے ہندوستان کے سعدی حالی نے

وہ ملت کہ گردون پہ جسکا قدم تھا ہر اک کھونٹ مین جسکا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق مین محترم تھا وہ امت لقب جسکا خیر الامم تھا
نشان اُسکا باقی ہے صرف اسقدر یان
کہ گنتے ہین اپنے کو ہم بھی مسلمان
وگرنہ ہماری رگون مین لہو مین ہمارے ارادون مین اور جستجو مین
دلون مین زبانون مین اور گفتگو مین طبیعت مین فطرت مین عادت مین خو مین
نہین[1] کوئی اسلام کی بات باقی
اگر ہے کسی مین تو ہے اتفاقی

اس ناامیدی کی حالت مین اگر کوئی چیز ہمارے دل کی تسلی دینے والی ہے' تو خدا کا یہہ وعدہ کہ "اللہ مُتِمُّ نُورِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ" وہ نور کیا ہے؟ اسلام جسکی تکمیل اور تمام کرنیکا وعدہ خدا نے فرمایا ہے۔ اگر ہماری حالتون مین کچھ تبدیلی نہو' اور ہم اپنی خواب غفلت سے نہ چونکین' اور اپنے بزرگون کی کہانیان سنکر جوش مین نہ آئین' اور اپنے آبا و اجداد کی نشانیان دیکھکر بھی ہمارے دلون مین گدگدی پیدا نہو' تو کیا شک ہے کہ جو اسلام نام کو باقی ہے وہ بھی نہ رہیگا' اور جو ہماری صورت اسلام کی بگڑی ہوئی حالت مین نظر آتی ہے وہ بھی نظر نہ پڑیگی۔

---

[1] اصل مصرعہ یہہ ہے۔ نہین کوئی فرد نجابت کا باقی۔

کیا ایسا ہوگا؟ اور کیا خدا کی یہہ روشنی بجھ جائیگی؟ کَلَّا وَاللّٰہ لَا وَاللّٰہ لَا وَاللّٰہ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ[1] ہرگز نہین ہرگز نہین۔ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ[2]۔ کیا سچا ہے یہہ مقولہ "جب تک سانس ہی تب تک آس" پھر کیون ہم آس چھوڑین، اور خدا کی رحمت سے ناامید ہون اور کیون ہون۔ ہم اگرچہ بیمار ہین مگر ابھی مرے نہین، گو ضعیف ہوگئے ہین، مگر ابھی دم نہین توڑا، دماغون کی قوت دلون کا جوش طبیعتون کا ولولہ بلاشبہہ بہت کچھہ کم ہوگیا ہے مگر ابھی باقی ہے۔ وہ دل کی ہلادینے والی آواز "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کی جو ہمارے بزرگون کے منہہ سے نکلی تھی اگرچہ سست پڑگئی ہے مگر کانون مین ابتک گونج رہی ہے۔ وہ خوبصورت تصویر اسلام کی جو ہمارے باپ دادا نے کھینچی تھی اور جسنے ساری دنیا کو اپنا گرویدہ اور فریفتہ کرلیا تھا، اگرچہ نقاب مین چھپ گئی ہے مگر ہماری آنکھون سے اوجھل نہین ہوئی۔ وہ ابراہیمی خون جو ہماری رگون مین دوڑتا پھرتا تھا اگرچہ دھیما پڑگیا ہے مگر ابھی جاری ہے۔ وہ ہاشمی جوش جو ہمارے سینون مین بھرا ہوا تھا اگرچہ سست ہوگیا ہی مگر ابھی باقی ہے۔ وہ نور اسلام کا جس سے ہمارے دل روشن تھے اگرچہ دھندلا ہوگیا ہی، مگر ابھی بجھا نہین۔ اب بھی اسلام کی حرارت اسقدر باقی ہے، کہ اسلام کا نام سنکر

---

[1] (ترجمہ) قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھہ مین ہے میری جان۔ [2] وہی جو برساتا ہے پانی بعد اسکے کہ لوگ ناامید ہوگئے ہون اور پھیلاتا ہے اپنی رحمت اور وہی ہے کامون کا بنانے والا اور سب خوبیون سے موصوف ۱۲

وجد مین آجاتے ہین - مذہب کا جوش ابتک اتنا ہی کہ دین کی آواز سنتے ہی
چونک پڑتے ہین - اور یہی دلیل اس بات کی ہی کہ اسلام ابھی باقی ہی
اور مسلمان ہنوز زندہ ہین اور جبتک زندگی ہے ہر طرح کی امید ہی -
آج ہی کا یہہ جلسہ اور اسوقت کا یہہ مجمع جہان مسلمانون کی اتنی پاک صورتین
اسوقت نظر آرہی ہین ہماری امیدون کا تازہ کرنے والا اور ہمارے یاس
کا مٹانے والا ہے - یہہ جلسہ نہ کوئی شاہی دربار ہے جہان لوگ سلام
دیکھنے کے لئے جمع ہوے ہون - نہ کوئی تقریب شادی اور خوشی کی ہی جہان سیر و تفریح کے
لئے آئے ہون - ایک اللہ کے بندے نے خدا کی راہ مین قدم رکھا اسلام کے درد نے اسکو
بیتاب کیا اور اُسی اسلام کے پھیلانے کا خیال آیا - دوسرے نے اسکی مدد کی اُسکو دل کو بڑھایا
اور خدا کے نام کی منادی کرنے مین اُسکا شریک ہوا - اور وہ دونون خدا
کے فقیر کشکول ہاتھ مین لئے اور جھولی گلے مین ڈالے ہوے شیئاً للہ
پکارتے یہان پہونچے - ایک تیسرا خدا کا بندہ اُنکی مدد پر کھڑا ہوا اور آپکو
دعوت دی - اسلام کا نام سُنتے ہی وہ مذہبی جوش جو آپ لوگون کے
دلونمین چھپا ہوا تھا موجزن ہوا اور آپ کو یہانتک لایا - وہ محبت
اسلام کی جو آپ کے سینون مین پوشیدہ تھی جوش مین آئی اور اُسنے
آپ کو یہانتک پہونچایا - پس حاجی عبد اللہ صاحب عرب کا ایسے نیک
کام پر مستعد ہونا مولوی حسن علی صاحب واعظ کا اُنکی مدد پر کھڑا ہونا
حضرت مولانا و سیدنا حاجی شاہ عبد الرحیم صاحب قبلہ کا آپ کو دعوت
دینا آپ سب لوگون کا آنا اور اس کام مین مدد کے لئے آمادہ ہونا

یہی وہ باتین ہین جو ہمارے مرے ہوئے دل کو زندہ کرنے والی اور ناامیدی کی حالت مین امید دلانے والی ہین - اے کاش خدا ہماری امید پوری کرے اور ہمکو ایسے نیک کام مین مدد کرنے کی پوری توفیق دے -

اے میرے عزیز بھائیو - جناب مولوی حسن علی صاحب واعظ ابھی آپ کو سمجھا چکے ہین کہ حاجی عبد اللہ صاحب عرب اور وہ دونون امریکہ مین اسلام کی منادی کرنی چاہتے ہین اور انکو یہہ شوق وہین کے ایک ایسے ذی وجاہت اور ذی علم آدمی کے سبب سے پیدا ہوا ہے جسنے دین اسلام کو سچا اور برحق سمجھکر قبول کیا ہے اور اپنے ملک مین اُسکی اشاعت کرنے کا خواہشمند ہے - جو کچھ اُسکا خیال ہے اور جسطرح وہ اس کام کو انجام دینا چاہتا ہے اُسکی پوری کیفیت آپکو اُن تحریرون سے معلوم ہوگئی جو مولوی صاحب نے ابھی پڑھی ہین - اُسکی نسبت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہین ہے - میری غرض اسوقت کھڑے ہونے اور اس پریشان تقریر کرنے سے صرف یہہ ہے کہ مین اُس تحریک کی تائید کرون اور اُس مین اُنکا ہم صفیر ہون - مگر یہہ کام ایسا ہے جسمین مجھے بہت ہی تھوڑا کہنا ہے - اسلیئے کہ اسلام کی اشاعت کے ثواب اور اُسمین مدد دینے کی فضیلتین جو کچھ خدا اور اُسکے رسول نے فرمائے ہین وہ ایسی ہین کہ ہر مسلمان کے دل پر توحید کے کلمہ کی طرح نقش ہین - اسلام کی دعوت دینے کی فرضیت ہر کلمہ گو کو معلوم ہے - اسلیئے اُنکا بیان درحقیقت تحصیل حاصل ہے - البتہ ایسے موقع پر جو شکوک اور شبہات پیدا ہوسکتے ہین

اور اُسکے خلاف مین جو خیالات ظاہر اور جو دلیلین پیش کیجاسکتی ہین اُنکا بیان ضرور ہے۔ تاکہ اس کام کے شروع کرنے سے اوّل اُنپر غور اور اُنکا تصفیہ کر لیا جاے

اوّل یہہ کہ آیا یہہ کام اسلام کی اشاعت کا اور کامون پر جو مسلمانون کی بھلائی کے لیئے ہین ایسا مقدم ہے کہ اُن سب کو چھوڑ کر اسی کو اختیار کرنا چاہیئے، یا یہہ کہ پہلے مسلمانون کی اور ضرورتین پوری اور اُنکی حالتین درست کر لیجائین، تب اس کام کا خیال کیا جاے۔

دوسرے یہہ کہ اُن تمام مشکلات پر غور کر لیا جاے جو اس کام مین پیش آنے والی ہین۔

تیسرے یہہ کہ وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے مسلمانون کو اطمینان ہو، کہ جس غرض کے لیئے وہ چندہ دینگے اُسی مین اُنکا روپیہ صرف ہوگا، اور جس کام کے لیئے اُن سے روپیہ لیا جاے گا وہ اچھی طرح چلیگا۔

یہہ وہ تین باتین ہین جو بظاہر تصفیہ طلب ہین۔ اسلیئے مین اُنکو ذرا تفصیل سے بیان کرنے، اور آپ کے قیمتی وقت لینے کی اجازت چاہتا ہون۔

پہلے امر کی نسبت بلاشبہہ بہت کچھہ رایون کا اختلاف ہوگا، اور مختلف مذاق مختلف خیال اور مختلف طبیعتون کے آدمی، اپنے مذاق اپنے خیال اور اپنے طبیعت کے موافق اسکے نسبت راے دینگے۔

کوئی کہیگا کہ اَور بہت سی چیزین اسلام کے فائدے اور مسلمانون کی بھلائی کی ایسی ہین جو اسپر مقدم ہین، اور مسلمانون کی توجہ کی محتاج ہین۔ اور بہت سے کام مسلمانون کے فائدے کے ایسے ہین جنکو اسی ملک کے مختلف حصون مین

مختلف طور پر غریب مسلمان انجام دینا چاہتے ہین، مگر روپیہ کی مدد نہ ملنے سے ادھورے پڑے ہوئے ہین - انکو چھوڑ کر نئی دنیا مین اسلام پھیلانے کا خیال کرنا مناسب نہین ہی - اور اگر اسلام کی اشاعت کا کام ان پہ مقدم ہے تو امریکہ کی کیا خصوصیت ہی، خود ہندوستان مین اسکی ضرورت ہے، افریقہ والون مین بہت کچھ مادہ اسلام کے قبول کا پایا جاتا ہے لیورپول سب سے زیادہ مدد کا محتاج ہے - ان سب کو چھوڑنا اور امریکہ کو اس کام کے لئے منتخب کرنا ترجیح بلا مرجح ہے -

بعض لوگ خصوصًا وہ جو زیادہ دور اندیش اور مسلمانون کی تعلیم و تربیت کے خواہان ہین، کہین گے کہ ابھی دنیا مین مسلمانون کی کچھ کمی نہین ہی، مگر کیا بلحاظ عقاید و اخلاق کے، کیا بخیال تعلیم و تربیت کے، کیا بلحاظ تہذیب و معاشرت کے، وہ بہت پیچھے پڑے ہوئے ہین، اور انکی حالت بہت کچھ اصلاح کی محتاج ہے، وہ روز افزون ذلت و ادبار کی حالت مین گرفتار ہین، اور افلاس اور جہل کی مہلک بیماری مین مبتلا - ہر روز ایک نئی مصیبت کا انہین سامنا، اور ہر شام ایک تازہ بلا سے انکا مقابلہ ہے - نہ انکی تعلیم کا بندوبست ہے؛ نہ تربیت کا انتظام - سیکڑون خاندان ایسے ہین، جو علم کے معدن اور کمال کے مخزن تھے، اور جہان سے صدہا مسلمان عالم بنکر نکلتے تھے - اب انکا پتہ بھی نہین ہے - انکی اولاد جاہل، علم سے بے بہرہ، در بدر ماری پھرتی ہے، جسکا نہ کوئی پرسان ہی نہ خبر گیران - اسی طرح ہزارہا گھرانے ایسے امیرون کے تھے، جنکی دولت و ثروت سے

اسلام کی عزت تھی، اور جنکی بدولت ہزارون مسجدین آباد، سیکڑون خانقاہین معمور، اور بیسیون مدرسے جاری تھے - اب اُنکا نشان بھی نہین - اُنکے پس ماندے مفلس فقیر اور روٹیون کو محتاج ہین، کسیکو خبر بھی نہین ہوتی، کہ فاقون نے اُنکا اور اُنکے بچون کا کیا حال کیا، اور بھوکھ کے مارے وہ کب مرگئے - ایسی حالت مین کب مناسب بلکہ جایز ہے، کہ اُنکی خبر نہ لیجاے، اور اُنکی اس افسوسناک حالت پر کچھ توجہ نہو، وہ اسی دردناک حالت مین چھوڑ دیئے جائین، اور ایک دور و دراز ملک مین اسلام پھیلانے کے لئے روپیہ جمع کیا جاے - اوّل اپنے درد کی دوا کرنی لازم ہے، تب دوسرے مریض کی خبر لینی چاہئے - پہلے اپنے ٹوٹے پھوٹے گھر کی درست مناسب ہے، تب دوسرے کے لئے محل اور عمارت بنانے کی فکر - اسلئے مناسب بلکہ واجب ہے، کہ مسلمانون کے لئے وہ ذریعے پیدا کئے جائین، جنسے اُنکی یہہ مصیبت دور ہو، اور اُنکے واسطے وہ سامان جمع کئے جائین، جنسے وہ اس ذلت سے نکلین - اُنکی تعلیم کا بندوبست کیا جاے، اُنکے لئے مدرسے بنائے جائین، اُنکی تربیت کا انتظام کیا جاے، اور جن نیک بندون نے یہہ کام اپنے ذمہ لیا ہے، اُنکی مدد کیجائے، اور مسلمانون کے افلاس اور جہل سے نکلنے کی تدبیرین، جو مختلف حصون مین ہندوستان کے ہو رہی ہین، پوری کیجائین - اسکے بعد اسلام کی اشاعت کا دوسرے ملکون مین ارادہ کرنا چاہئے -

اگر زمانہ کے انقلاب اور اُسکے نتایج، خصوصًا نئی تعلیم اور نئی

تہذیب کے بُرے نتیجوں پر غور کرنے والوں کی باتیں سُنئے، تو وہ کہیں گے کہ اسلام کی اشاعت بلاشبہہ نہایت عمدہ اور ثواب کا کام ہے، مگر اسلام کی حمایت، اور اسکی حفاظت، اُسپر مقدم ہے، جسطرح کہ حملے کے نسبت مدافعت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ اسلام پر تو چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں، غنیم کے متواتر حملوں سے اُسکے مورچے ٹوٹ گئے ہیں، اُسکا دروازہ کھُل گیا ہے، دشمن کی فوج گھر میں گھُس آئی ہے، اور اَلْقَتْلُ اَلْقَتْلُ کا غل مچا ہوا ہے۔ نہ محصورین کا کوئی بچانے والا ہے، نہ عورتوں اور بچوں کا کوئی محافظ۔ گھر میں آگ لگی ہوئی ہے، کوئی اُسکا بجھانے والا نہیں۔ فوج منتشر ہوتی جاتی ہے، کوئی اُسکا روکنے والا نہیں۔ اسپر جو لوگ زندہ ہیں اور کچھ کر سکتے ہیں، اُنکو یہہ خبط ہے کہ دوسرے ملک پر چڑھائی ہو، اور نئے قلعے فتح کئے جائیں۔ نئی تعلیم اور نئی تہذیب کے مسلسل اور متواتر حملوں سے اسلام کے عقیدے، مذہب کی باتیں، اور شرعی احکام، ہمارے نوتعلیم یافتہ بچوں کے دلوں سے حرفِ غلط کی طرح مٹتے جاتے ہیں، اور لامذہبی وَبا کی طرح پھیل رہی ہے۔ نہ اسلامی سلطنت باقی ہے، کہ حکومت کا خوف اُسے روک سکے، نہ قاضیوں کے حکم اور مفتیوں کے فتوے کا ڈر ہے، کہ جان بچانے کے خیال سے کفر کی بات کوئی زبان سے نہ نکال سکے۔ یہہ تو آزادی کا زمانہ ہے، اُسکی برائیوں کی روک تھام بھی آزادی ہی سے ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت اور ایسے وقت میں ضرورت ہے اسکی، کہ ایسی مذہبی تعلیم سے، جو اس زمانہ کے مناسب ہو، الحاد و لامذہبی

خیالات بند کئے جائین؛ اور انگریزی تعلیم کے برے نتیجے؛ ایک نئی قومی اور ایک نئی مذہبی تعلیم سے روکے جائین؛ نئی نئی کتابین تالیف اور درس مین داخل ہون؛ نئی تحقیقاتون اور نئے علم کلام سے مذہب کی حمایت اور حفاظت کیجاے۔ اِن باتون کو چھوڑنا؛ اور امریکہ مین مذہب پھیلانے کا خیال کرنا؛ دور اندیشی اور دانشمندی سے بعید ہے۔

دوسرے شبہہ کی نسبت؛ کہ کون سی باتین اِس کام کے آغاز کرنے سے اوّل خیال اور تصفیہ کے لایق ہین؛ بہت کچھ کہا جاسکتا ہے۔ سب سے اوّل یہہ؛ کہ جہان اسلام پھیلانے کی فکر ہے؛ وہان علوم وفنون کی ترقی اعلیٰ درجہ پر پہونچگئی ہے؛ وہان کے باشندون کے مذاق؛ اور اُنکے خیالات دوسری ہی قسم کے ہوگئے ہین۔ اُن لوگون کے دِلون سے خود اُنکے مذہبی عقاید محو ہوتے جاتے ہین؛ وہ خود اپنے یہان کی وحی اور الہامی باتون سے منکر؛ اور مذہب اور علم کی کشمکش مین حیران وپریشان ہین۔ وہان مذہب کی روشنی خود دھیمی ہوتی جاتی ہے؛ اور علم کی نئی روشنی پر سب کی آنکھین لگی ہوئی ہین۔ عیسائیت کے بدلے دہریت اور حکمت پھیلتی جاتی ہے۔ پھر اُسے روز بروز ایسی ترقی ہو؛ کہ نہ پادریونکی حقارت وسختی؛ اور نہ حکومت کی قوت؛ اُسے دبا سکتی ہے۔ وہان مذہب کا جوش ہی باقی نہین رہا۔ پس وہان درحقیقت اسلام پھیلانا؛ اُن لوگون مین نہین ہے جو عیسائی یا کسی مذہب کے پابند ہین؛ بلکہ اُن شخصون مین ہے جو مذہب کے منکر؛ اور حقایقِ اشیاء کے معتقد؛ اور علم کے پیرو ہین۔ گویا یہہ مباحثہ

اسلام اور عیسائیت مین نہوگا؛ بلکہ اسلام اور فلسفہ مین - اسلیئے دیکھنا چاہیئے
کہ جس حریف سے مقابلہ پڑیگا؛ اُسپر چڑھائی کرنے کا سامان اور اُسکے
اوپر غالب آنیکے آلات بھی ہمارے پاس موجود ہین کہ نہین - اِس مقابلے کو بلکل
ایک لڑائی سمجھنا؛ اور یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ گویا ہم کسی مضبوط سنگین قلعے پر؛
جسپر توپین چڑھی ہوئی ہین؛ اور جسکی توپون کے گولے میلون اور کوسون تک
کی خبر لیتے ہین؛ چڑھائی کرنا چاہتے - اگر ہمارے پاس پُرانے تیر و کمان اور ڈھال
تلوار کے سوا؛ کوئی دوسرا سامان؛ جو اس چڑھائی کے لئے ضروری ہے
نہو؛ مثلاً نہ تو قلعہ شکن توپین ہون؛ اور نہ بم کے گولے؛ نہ سرنگ لگانے کے
لئے بارود ہو؛ نہ قلعہ اُڑانے کا سامان؛ نہ ہمارے سپاہیون کو ایسی لڑائی
کا تجربہ ہو؛ اور نہ ایسے قلعون پر چڑھائی کرنے کی مشق؛ تو لڑائی کا ارادہ؛
اور قلعہ کے فتح کی امید؛ محض نادانی ہے - اسپر بھی اگر صرف شہادت کا
شوق ایسے مقابلے پر لیجاے؛ تو ایسی شہادت خودکشی سے کم بیشبہے نہو بلکہ
حاصل ہوسکتی ہے - بھلا خیال تو کیجیئے؛ کہ ایسے ملک مین جہان علم و حکمت
کی ایسی ترقی ہو؛ کہ ارسطو اور افلاطون کا کوئی نام نہ لیتا ہو؛ جنکے علم و حکمت
کے مقابلے مین پُرانا فلسفہ حرفِ غلط کی طرح صفحۂ دل سے محو ہوگیا ہو؛ جنہون
نے تجربیات اور مشاہدات سے ہر چیز کو علم الیقین سے عین الیقین کے
درجے پر پہونچا دیا ہو؛ جنکی تحقیقاتون اور تحقیقاتون کے نتیجون پر اعجاز و کرامت
اور سحر و طلسمات کا شبہہ ہوتا ہو؛ وہان ایسے لوگون کا؛ جو دوسرے
مذہب والون سے ملنے کو گناہ؛ دوسرے لوگون کی زبان سیکھنے کو حرام

اور فلسفہ پڑھنے کو کفر جانتے ہون، اور جو بہت سی ایسی باتون پر جو خلاف حکمت
خلاف فطرت، اور خلاف واقع، ہون تقلیداً اعتقاد رکھتے ہون، ایک تعلیم یافتہ
اور لامذہب قوم کو مسلمان بنانے کے لئے جانا، اور اُسے اسلام کی دعوت
دینی، کیا مفید ہوگی، اور ایسے لوگونکی باتون سے وہان کے لوگ اسلام کی طرف
کیا راغب ہونگے - یہہ وہ کام ہے کہ ابن رُشد اور ابن طفیل سے فلاسفر
بوعلی اور فارابی سے حکیم، غزالی اور رازی سے امام، طوسی اور دوانی
سے محقق، اُسکے لئے ہونے چاہئین کہ اوّل انکی تحقیقاتون اور اُنکے علوم
لرائی طے کئے بغیر اور علمی مسائل کا مذہبی عقاید سے متحد اور موافق ہونا
ثابت کیا انہون نے اسلام کی دعوت دین، ایسے اہم اور نازک اور مشکل کام
کو ہمارے متعصب واعظ، اور ہمارے ناواقف مولوی کسطرح انجام دینگے
کونسی باتین اسلام کی، جنکا اثر اہل علم اور اہل حکمت پر ہو، وہ خود
جانتے ہین، جو اُنکو سمجھائین گے، اور کن دلیلون سے وہ اسلام کی
سچائی اُنپر ثابت کرسکین گے - یہین ہمارے بچے جو انگریزی پڑھتے
اور مدرسون مین معمولی تعلیم پاتے، اور ہیئت و ہندسہ جغرافیہ و تاریخ
کی آسان کتابین پڑھتے، اور ابتدائی مسائل جانتے ہین، ایسے بزرگون کی
بزرگانہ باتین سُنکر ہنستے، اور اُنکی باتین ٹھٹھون مین اُڑاتے ہین، بلکہ اُنکی
باتون سے اُنکے دل اسلام اور ایمان سے اُدھر پھرتے جاتے ہین، تو علم کے
دریا مین تیرنے والون، حکمت کے سمندر مین غوطہ لگانے والون، فیثاغورث
اور بطلیموس کی تحقیقاتون کے غلط ثابت کرنے والونکے سامنے وہ کیا باتین کرینگے

دوسری بات غور کرنیکے لایق یہہ ہے، کہ کونسے اُصول اور عقاید وہان جاری کرنے مقصود ہین۔ اسلئے کہ وہ سچا دین اور سیدھا سادہ اسلام جو ہمکو نبی اُمّی نے سکھایا تھا، اپنی اصلی حالت پر اسوقت باقی نہین ہے۔ اُس بیرنگ نے ہزارون رنگ پکڑلئے ہین، اور اُسکی سادگی ہزارون بناوٹ اور تکلفات کے پردے مین چھپ گئی ہے، اختلاف اور تفریق کی کوئی حد باقی نہین رہی۔ کہنے کو تو بہتر فرقے ہین، مگر تفصیل پر نظر کیجئے، تو شمار اُنکا سیکڑون سے بھی گزر جاتا ہے۔ پھر ہر ایک اپنے کو ناجی اور دوسرے کو ناری سمجھتا ہے [illegible] اختلافات دور کرنے کی فکر چاہئے، اور ا[illegible] قرار دینے چاہئین، جنکو پھیلانا، اور ایک [illegible] کو اُسکے اوپر ایمان [illegible] کی دعوت دینی منظور ہے۔ اسوقت [illegible] اختلافات کی وہ ترقی ہے، کہ ایک خاندان مین ایسے دو مسلمان بھی ملین گے، جو اُصول و عقاید درکنار، فروع اور فروع مین بھی نہایت چھوٹے چھوٹے مسئلون مین جھگڑتے یا ایک دوسرے کی تکفیر نہ فرماتے ہون۔ اُن بہتر مذہبون کو جانے دو، جو اسلام مین مشہور ہین، کسی ایک فرقے ہی کو لے لو، اور اُنمین جو خلاف اور اختلاف سے مخالفت، اور مخالفت سے عداوت، ہو رہی ہے اُسپر نظر کرو، تو سوا اسکے ناامیدی اور اسلام پر افسوس کرنیکے کوئی دوسری حالت نظر نہ پڑیگی۔ مثلاً اہل سنت کے فرقے کو لیجئے، جسمین مین بھی داخل ہون اور اکثر حاضرین مجلس۔ اور خیال کیجئے کہ اسکا کیا حال ہے۔ اگر انصاف

اور غور سے دیکھو، تو غالباً سّتر سے زیادہ اسی ایک فرقے کی شاخین ہونگی؛ جنمین طرح طرح کے پھل پھول لگے ہوئے ہین، اور قسم قسم کے جھگڑے ذری ذری سی بات پر دن رات ہوتے رہتے ہین۔ کہین ہاتھ ناف سے اوپر رکھنے نہ رکھنے پر جھگڑا؛ کہین آمین بالجہر کہنے نہ کہنے پر تکرار؛ کہین انگشت شہادت اُٹھانے نہ اٹھانے پر لڑائی؛ کہین ضالین اور دوالین کہنے پر فوجداری۔ غرضکہ جتنے منہہ اُتنی باتین؛ جتنے آدمی اُتنے جھگڑے ایسی حالت مین کہ گھر مین پھوٹ پڑ رہی ہو؛ دوسرون پر حملہ کرنا؛ اور اپنی لڑائی طے کئے بغیر غیرون سے مقابلہ کیا مفید ہوگا۔ فرض کیجئے، کہ مسلمانون نے اس تجویز کو پسند بھی کیا؛ اس نیک کام پر متفق بھی ہوگئے؛ چندہ بھی جسقدر منظور ہے جمع ہوگیا؛ اور وقت آیا کسی واعظ کو یہان سے بھیجنے؛ اور ویب صاحب کو مدد دینے کا۔ تو کس فرقے کے مولوی بھیجے جا اور کس خیال اور کس عقیدے کے لوگ منتخب ہونگے۔ اگر اہل حدیث نے جناب مولانا مولوی عبدالقدوس نامی کسی عالم کو بالفرض منتخب کیا، تو مقلدین کہین گے، کہ هٰذا وَهّابِیْ هٰذا کافِرْ۔ اگر مقلدین نے حضرت مولوی مدار بخش نامی؛ کسی متقی دیندار کو مثلاً اس کام کے واسطے تجویز کیا، تو اہل حدیث فرمائین گے؛ کہ هٰذا اِبْدَعِیْ هٰذا فاسِقْ۔ پھر فرماتیے، کہ کون منتخب ہوگا؟ اور وہ مقصود جسکے لئے یہہ کوشش ہو رہی ہے، کیونکر حاصل ہوگا۔ رہا یہہ اختلاف، وہ نہ دور ہوا؛ نہ ہوگا؛ نہ ہو سکیگا۔ نادان ہے وہ جو اسکا خیال کرے۔ اور پاگل ہے وہ جو اسکی تمنا کرے

اب رہا تیسرا شبہہ کہ جس نیک کام کے لئے روپیہ وصول کرنا منظور ہے؛ اُسکے ضایع ہونے کا کیا اطمینان ہے۔ اُسکی نسبت کہا جاسکتا ہی کہ جس اللہ کے بندے کے بھروسے یعنی ویب صاحب پر یہہ کام شروع کیا جاتا ہے؛ اُنکا حال کیا ہے۔ اُنکو خود اسلام اور اسلام کے اُصول فروع سے کہانتک واقفیت ہے؛ اور اُنکے خیالات دین اسلام کی نسبت کہانتک اسلام کے مطابق ہین۔ پھر اُنکا رویہ اور چلن کیسا ہے، اور وہ اپنے ارادے مین کہانتک مستقل اور اِس کام کے کرنے مین کیسے مستعد ہین، اور وہ اِس کام کو کسطرح اور کسکی صلاح و مدد سے چلائین گے۔

پس اے میرے دوستو اور دین اسلام کی امریکہ مین اشاعت چاہنے والو، یہہ وہ اہم اور تصفیہ طلب باتین ہین؛ جو کسیکے خیال مین گزرسکتی ہین۔ اور جنکا فیصلہ ضرور ہے۔ مگر مین اپنے دوست حاجی عبداللہ صاحب عرب اور اُنکے موید مولوی حسن علی صاحب کی طرف سے کہہ سکتا ہون، کہ اِن مین سے کوئی ایک بات بھی ایسی نہین ہے؛ جسکے لئے ہم اپنے ارادہ سے باز آسکین، یا جو ہمنے ارادہ کرلیا ہے اُس سے پیچھے ہٹ سکین۔ اِس دُنیا مین کوئی کام دینی ہو یا دنیوی؛ ایسا نہین ہے جسپر کچھ اعتراض نہوسکین؛ اور جس پہلو سے دیکھا جاسے اُسمین کامیابی ہی کی اُمید ہو۔ مثلاً جو لوگ اشاعت اسلام سے دوسرے کامون کو ضروری؛ اور خود مسلمانون کی بُری حالتون کی اِصلاح کو مقدم سمجھتے ہین، اُنکو دو باتون پر غور کرنا چاہئے۔

اوّل یہہ کہ کیا درحقیقت اُنکا یہہ خیال صحیح ہے' دوسرے یہہ کہ کیا اس کام مین مدد کرنی اُنکی مجوّزہ کارروائیون کی مانع ہے - ہم کہتے ہین کہ نہ اُنکا خیال دوسرے کامون کے مقدم ہونیکی نسبت صحیح ہے' اور نہ یہہ کام دوسرے کامون کا مانع ہے - پہلا امر تو صاف ہر کہ اسلام کی اشاعت ایسا فرض ہر کہ کوئی دوسرا کام گو کتنے ہی ثواب کا ہو' اور گو مسلمانون کے لئے کیسا ہی مفید ہو' اُسکی فرضیت کو مسلمانون پر سے ساقط نہین کرسکتا' اور جب تک اس فرض کفایہ کو کچھ لوگ خدا کا نام لیکر پورا نکرین' مسلمان اُس سے سبکدوش نہین ہوسکتے - وہ خدا جسنے فطرتاً ہر انسان کو مسلمان ہونیکی تکلیف دی ہے' سب سے اول اور سب سے مقدم اور سب سے بڑھکر' اپنے بندون سے یہہ چاہتا ہے' کہ اُسکو ایک جانین اور ایک مانین' نہ کسیکو اُسکا شریک سمجھین' نہ کسیکے آگے سجدے کے لئے سر جھکائین - اور اُن لوگون سے جنکو بے محنت اور بے زحمت کے اسلام کی دولت دی' اور اپنی رحمت سے مسلمان کے گھر مین پیدا کرکے مسلمان بنایا' یہہ خواہش رکھتا ہے کہ جو امانت اُسنے اُنکے سپرد کی ہے' وہ اورون تک پہونچا دین' اور جو نعمت اُنکو دی ہے' دوسرے بندون کو بھی اُسمین شریک کرین - پس ہر مسلمان پر فرض ہے' کہ دوسرے کے کان مین اسلام کی آواز پہونچا دے' اور خدا کی توحید اور رسولؐ کی رسالت کی صدا دوسرون کو سُنا دے - کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ - خدا خوش ہوتا ہے سب سے بڑھکر ان لوگون سے جو بھٹکے ہوے لوگون کو اُسکی طرف لاتے ہین' اور رسولؐ مقبول فخر کرینگے

آنپر جو انکی اُمت بڑھانے مین ساعی ہین - ایک بے دین کے سامنے خدا کی خدائی اور اسکی یکتائی پر حجت لانا بہتر ہے ہزار مسلمانون کے زہد وعظ کرنے سے - اور ایک منکر الوہیت کا مسلمان بنانا بہتر ہے ایک لاکھ مسلمانون کی حالت درست کرنے سے - فَاِنَّ اَصْلَ اُصُوْلِ الْبِرِّ وَعُمْدَۃَ اَنْوَاعِہٖ ھُوَالتَّوْحِیْد - یعنی تمام نیکیون کی جڑ اور سب نیکیون سے بڑھکر توحید ہے - درحقیقت توحید تمام نیکیون کے مقابلے مین ایسی ہے جیسے اعضا کے مقابلے مین دل - اِذَا صَلُحَ صَلُحَ الْجَمِیْعُ وَاِذَا فَسَدَ فَسَدَ الْجَمِیْعُ - یعنی اگر وہ اچھا ہو تو سب اچھے ہین اور وہ برا ہے تو سب برے - اور خدا کا ایک ماننا تمام عبادتون مین ایسی عبادت ہے جسکا صلہ ہے جنت - فرماتے ہین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم - "مَنْ مَاتَ وَلَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ" یعنی جو مرے ایسی حالت مین کہ خدا کا شریک کسیکو نہ جانتا ہو تو وہ جنتی ہے اور حکایت کرتے ہین سرور کائنات اپنے خدا کی طرف سے کہ "مَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً" یعنی اگر کوئی ملے گا مجھسے ایسی حالت مین کہ دنیا بھر کے گناہ لئے ہوے ہو مگر میرا شریک کسی کو نہ جانتا ہو تو مین بھی ملونگا اُس سے اسطور پر کہ دنیا بھر کی مغفرت اُسکے لئے ہو -

کیا ہی مین سُنی ابوذرؓ والی وہ حدیث کہ حضرت نے فرمایا اُن سے کہ یہ خوشخبری پہونچا دے سبکو کہ "مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ
کہ نہین ہے کوئی جو گواہی دے خدا کی توحید کی اور محمد کی رسالت پر سچے
دل سے مگر حرام کریگا خدا اُس پر آگ دوزخ کی۔ اور جب متعجب ہوکر پوچھا
ابو ذرؓ نے کہ "وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ" کہ اگرچہ زنا بھی ہوا ور چوری بھی غصہ
مین آکر فرمایا کہ "وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی
رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ" کہ ہان اگرچہ زنا کیا ہوا ور چوری کی ہو۔ تو کسی کا
یہہ خیال کرنا کہ اسلام کی دعوت پر دوسری چیزین مقدم ہین لعینہٖ ایسا ہے
جیسے کسی کا کہنا کہ جڑ پر ڈالی پتے مقدم ہین یا فرض سے سنت اور نفل بہتر
ہے وَھٰذَا اِمَّا مُخَالِفَۃُ الْعَقْلِ وَالنَّقْلِ۔

اب رہی یہہ بات کہ یہہ کام دوسرے کامون کا جنکو مسلمان کرتے ہین
یا کرنا چاہین مانع ہوگا اُسکے فیصلے کرنے کے لئے اپنی روزمرہ کی کاروائیون
اور عملدرآمد پر نظر کرو اور دیکھو۔ کہ دنیا مین مختلف خیال اور مختلف مذاق
کے آدمی ہین ہر شخص اپنے خیال اور اپنے مذاق کے موافق کام کرتا ہے
کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ - نیکی کرنے والون اور بھلائی چاہنے والون
ہی کو دیکھو کہ اُن مین سے ہر شخص کسی نہ کسی خاص قسم کی نیکی کا شائق
اُسکے پھیلانے مین متوجہ اور اُسکے پورا کرنے مین سرگرم ہے۔ کسیکو
بھوکون کو کھانا کھلانے اور ننگون کو کپڑا پہنانے کا شوق ہے کسی کو
لولے لنگڑے اندھے بہرون کی دردناک حالت کے ساتھ ہمدردی
ہے۔ کوئی خواہشمند ہے کہ بیمارون کے لئے شفاخانے اور غریبون کے لئے

محتاج خانے قایم ہون - کوئی چاہتا ہے کہ کسی طرح غمزدہ بیواؤن کی مصیبت دور ہو اور دوسری شادی کی رسم جاری ہو - کسی کو یہہ شوق ہے کہ مسجدین تعمیر ہون، خانقاہین بنائی جائین، حاجیون کے لئے مکہ مین گھر، اور مدینہ مین رباط تیار ہون - کوئی چاہتا ہے کہ مسلمانون مین نماز روزہ کا چرچہ ہو، شریعت کے احکام جاری کئے جائین، مولوی وعظ کہنے کے لئے، محتسب درے لگانے کے لئے، مقرر ہون - کسیکی یہہ سعی اور خواہش ہے کہ مدرسے بنائے اور کالج تیار کئے جائین، اور مسلمانون کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو - غرضکہ جتنے دماغ اُتنے ہی خیالات، اور جتنے دل اُتنے ہی مذاق، وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشَقُوْنَ مَذَاهِبُ - پس کیا اشاعت اسلام کا نام اس لمبی اور طویل فہرست مین نیک کامون کے درج نہین ہوسکتا، اور کیا دُنیا مین خدا کے ایسے بندے جنکو اس نیک کام کا شوق ہو، نہین مل سکتے - اگر انصاف بلکہ ایمان کی نظر سے دیکھو، تو اس شوق کے شایق، اس جنون کے دیوانے اس نشہ کے متوالے ہزارون نہین بلکہ لاکھون ہی ملین گے، اور لاکھون موجود ہین، اور ہمارا روے سخن بھی اُنہین کی طرف ہے، اور ہم اُنہین سے اعانت اور مدد کے زیادہ خواہان ہین - ہر شخص کو خدا اُسکے شوق مین سرگرم اور اُسکے کام مین مشغول رکھے - ہم نہین چاہتے کہ اور سب کام بند ہو جائین، اور اسی ایک کام پر سب لوگ جھک پڑین - بلکہ ہم اتنا چاہتے ہین کہ یہہ کام بھی جو خاص خدا کا کام ہے، شروع ہو جائے اور کچھہ اللہ کے بندے ایسے کھڑے ہو جائین، کہ وہ اپنی مردانہ ہمت اور فیاضانہ مدد سے اس کام کو

جاری کردین - تاکہ یہہ بڑا فرض جو ہر مسلمان کی گردن پر ہے ادا ہو جائے اور بازپرس کے دن اس فرض کے ترک پر ہم سب سے بازپرس نہ ہو - پھر یہہ بھی خیال کرنے کی بات ہے کہ ایک کام کا شایق دوسرے کامون مین مدد دینے سے انکار نہین کرتا اور نہ ایک نیکی پھیلانے والا دوسری نیکیون سے چشم پوشی کرتا ہے نہ ایک کام کرنے سے دوسرے اور کام بند ہوتے ہین - تو کیا سبب ہے کہ جو لوگ اور اچھے کامون مین گرم ہین وہ اعلاء کلمۃ اللہ مین کچھ بھی مدد نکرین یا خفیف سی اعانت انکی انکے دوسرے کامون کی مانع اور روکنے والی ہو - کون ہے ایمان اور اسلام کی ترقی چاہنے والا جو ایسا خیال کرے اور خفیف سی مدد اور تھوڑی سی اعانت کرنے سے اپنا نام انصار اللہ کی فہرست مین نہ لکھانا چاہے اور ایسے ملک مین جہان اس تیرہ سو برس مین اب تک کسی نے اسلام کا نام نہ لیا ہو اور جہان خدا اور خدا کے رسول کے نام کی منادی ابتک نہ ہوئی ہو اسلام پھیلانے مین کوشش نکرے -

رہا یہہ امر کہ ہندوستان افریقہ اور انگلستان چھوڑکر امریکہ مین اسلام کی اشاعت کو مقدم سمجھنے کا کیا سبب ہے - اسکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایک ایسا ملک ہے جہان کے لوگ پورے آزاد اور آزادانہ خیالات رکھتے ہین انکو مذاہب مختلفہ کی تحقیق کا شوق ہے اور اگر سچ سمجھ جائین تو اسکے قبول کرنے پر بھی آمادہ ہین - اسلیے دوسرے ملکون کے بہ نسبت وہان اسلام کا وعظ کرنا زیادہ مناسب اور مفید ہے - بلاشبہہ جیسا کہ

خیال کیا جاتا ہے ہندوستان مین بھی یہہ کام کرنا چاہیئے مگر یہان خدا
کی مہربانی سے کڑوڑون مسلمان ہین اور ہر قصبہ مین مسلمان عالم مسلمان
واعظ موجود اور اسلام کے نام بلکہ اُسکے عقاید سے عموماً سب کو واقفیت
ہے اور ہمارے واعظ اِس کام مین مشغول بھی ہین - بخلاف نئی دُنیا کے
کہ وہان نہ مسلمان موجود ہین نہ اسلام کے نام سے وہان کے باشندے واقف
نہ اتنک کسی نے اسلام کی منادی وہان کی ہے - یہی حال افریقہ کا ہے کہ
وہان کے ایک حصے مین اتبک مسلمانی سلطنت موجود ہے اور مسلمان ...
اور مسلمان تاجرون کے ذریعہ سے اسلام وہان پھیلتا جاتا ہے اور اسلام کے
منادی کرنے والے وہان بھی موجود ہین سواے اِسکے امریکہ کے ایک عالم
کا ایمان لانا ہزار افریقہ کے جاہل حبشیون کے مسلمان ہوجانے سے اسلام
حق مین زیادہ مفید ہے - ہان لیورپول کا معاملہ زیادہ توجہ کے لایق ہے اور
... یہہ خیال کیا جاے کہ وہان
یہہ کام شروع ہوگیا ہے اور وہان کا ایک شخص جو کہ ذیعلم اور ذی وجاہت
ہے اسلام کے پھیلانے مین مصروف ہے اور اُسے مدد پہونچ رہی ہے
ہمکو اپنی تجویز سے باز رہنے کے لئے کوئی وجہ کافی معلوم نہین ہوتی -
خصوصاً جبکہ اِس بات پر خیال کیا جاے کہ لندن وہ مقام ہے جہان اب سیکڑون
مسلمان آتے جاتے رہتے ہین اور اسلام کی خوبیون کے ظاہر کرنے اور اسلام
کی حقیقت بتانے کا انھین اچھا موقع حاصل ہے - مگر جہان اب ارادہ کیا جاتا
ہے وہ ایک ایسا مقام ہے کہ نہ اتبک وہان کسی نے یہہ کام شروع

کیا ہے نہ مسلمانون کو وہان سے زیادہ تعلق ہے نہ مسلمان سیاح نہ مسلمان
تاجر نہ مسلمان عالم نہ مسلمان طلبہ وہان آتے جاتے ہین جس سے وہان کے
لوگون کو اسلام کے حالات دریافت کرنے کا موقع ملے۔ اسلئے جب خدانے
وہان ایک بندہ کو اس کام پر آمادہ کر دیا ہے تو اسکی مدد نہ کرنی گویا ایک
ایسی قوم کو جو مادہ اسلام لانے کا رکھتی ہے اسلام سے محروم رکھنا ہی۔
اب مین آپ کی توجہ چاہتا ہون اسپر کہ جو لوگ مسلمانون کے افلاس اور جہل
کی خراب حالت پر نظر کرکے چاہتے ہین کہ اول اُنکی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے
اور جو کچھ تجویزین اُسکے لئے کی گئی ہین وہ اُدھوری چھوڑ کر دوسرا کام شروع
کیا جاے۔ غالبًا کوئی ہو گا جو اس بات کو دل سے نہ سُنے اور مسلمانونکی
زار حالت پر متاسف ہو کر اُسکے علاج کا خواہان نہو۔ بلاشبہہ یہہ نہایت
ضروری امر ہے اور اُنکی تعلیم و تربیت کا انتظام سب کامون پر مقدم ہی۔
مگر ہمارے اس کام سے اُسمین خلل نہین ہوسکتا اور جیسا کہ ابھی مین کہہ چکا تھوڑی
سی مدد اِس کام مین فیاض اور عالی حوصلہ مسلمانون کو اُس کام کے پورا کرنے
سے روک نہین سکتی۔ علاوہ برین ہزارون مسلمان ہین جو ابھی تعلیم و تربیت
کی ضرورت نہین جانتے یا جانتے ہین مگر اِس طریقہ کو جسے اِس زمانہ کے
مصلحان قوم پسند کرتے ہین مفید نہین سمجھتے بلکہ ثواب حاصل کرنے کے لئے دوسری
ہی راہون مین روپیہ خرچ کرتے ہین۔ کوئی مسجد بناتا ہے کوئی مہمانسرائے
کوئی حج کراتا ہے کوئی درگاہون پر نذرین چڑھاتا ہی۔ ہم دیکھتے ہین کہ ہزار
دلیلین اُنکے سامنے مسلمانون کی تعلیم کی ضروری ہونے کی لائیے وہ ایک

بھی نہین مانتے، اور لاکھ طرح اُنکو سمجھائیے وہ ایسے ثواب کا کام ہی نہین سمجھینگے تو
مگر وہ ضرور اسلام کی اشاعت کو وَلَوْ كَانَ فِي اَمْرِيْكَهْ ایسا سمجھینگے کہ
اُس مین چندہ دینا گویا جنّت مین داخل ہونیکے لئے اجازت نامہ لینا ہے۔ اور
بلاشبہہ اگر اُنکی نیت صادق ہے تو اُنکا خیال درست ہے "اَنَا عِنْدَ
ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" تو ہم نہین سمجھتے کہ کیون ہم ایسے لوگون سے مدد کے
طالب نہون، اور کیون ایسے لوگ جو محض ثواب کے لئے خیرات کرتے
ہین، ایسے بڑے ثواب کے کام مین مدد نہ دین۔

اب رہا یہہ خیال کہ مسلمان انگریزی خوانون کے عقاید اور مذہبی خیالات
کی اُن بُرے نتیجون سے حفاظت کیجائے جو نئی تعلیم سے پیدا ہورہے ہین
اور اسکے لئے ایسی مذہبی تعلیم کا انتظام کیا جائے جو موجودہ حالت کے لحاظ
سے مناسب ہو۔ اُنکے لئے نئی کتابین تالیف کیجائین اور اُن حملون سے
جو علم کے ہورہے ہین، اُنکے عقیدے بلکہ اُنکا اسلام بچایا جائے اور جو روپیہ
جمع ہو اُسی کام مین صرف کیا جائے۔ بلاشبہہ غور و فکر کے لایق ہے،
اور اُسکی ضرورت ہم تسلیم کرتے ہین۔ مگر یہہ خیال گو کتنا ہی عالی اور مفید
ہو اور یہہ کام کو کیسا ہی ضروری اور اہم ہو مگر اوّل تو ہمین اُسکا ہونا
مشکل معلوم ہوتا ہے علاوہ برین ہم اپنے کام کو بجائے خلل انداز ہونیکے
اُسکے لئے بھی مفید سمجھتے ہین۔ مشکل ہونا اس کام کا غالباً سب قبول
کرینگے، اسلئے کہ انگریزی خوانون کو نئی تعلیم کے بُرے اثر سے بچانا منحصر
ہے اسپر کہ اُنکو نئے علوم اور نئی تحقیقاتون کا ویسا ہی علم ہو جیسا کہ اپنے

مذہب کا، اور ہمکو حکمت جدیدہ کے نئے مسایل پر اُتنا ہی عبور ہو، جتنا کہ اپنے
دین کے اصول و فروع پر۔ پھر ہم فقط اُن علوم کے جاننے والے ہی نہون،
بلکہ ہم کو تحقیق اور فیصلہ کی قوت بھی ہو، اور ہم حکیمانہ دماغ، اور منصفانہ طبیعت
بھی رکھتے ہون، تاکہ باہم اُس اختلاف کو دور کرسکین جو علمی مسایل اور دینی
عقاید، اور شرعی احکام اور مذہبی روایات، مین نظر آئے۔ یا اُن دونون
مین سے کسیکو غلط اور کسیکو صحیح ٹھہرا سکین، اور ہم اُس غلطی اور صحت کو
معقول دلایل سے ثابت کرنیکے لئے قوت بھی رکھتے ہون، تاکہ وہ تطبیق
یا تردید، یا تاویل، جو ہم کرین دوسرا بھی اُسے قبول کرسکے، اور دوسرون
کی طبیعتون پر بھی اُسکا اثر ہو۔ گویا ہم اِس زمانہ مین وہ کام کرین، جو امام غزالی
اور امام رازی وغیرہ ائمۂ دین نے کیا تھا۔ پھر کچھ ایسے لوگ ہون، جو اُن
محققون کی تحقیقاتون کو شایع کرین، اور مسلمان انگریزی خوانون کی استعداد
اور علم کے درجات کے لحاظ سے، اور اُنکے مذاق اور سمجھ کے موافق
نئی کتابین لکھین۔ گویا ہماری قوم مین نئے علم کلام کے ایجاد کرنے والے
اور اُسکے تائید دینے والے، اور اُسکے پھیلانے والے، ایسے ہون جیسے
اگلے زمانہ مین ہوئے تھے۔ یعنی کوئی امام تھا، کوئی مجتہد، کوئی محقق،
کوئی علامہ، اور کوئی عالم، تاکہ ہمارے بچے جو نیا علم حاصل کر رہے ہین دین پر
قایم رہین، اور ملحد اور لامذہب نہ ہونے پائین۔ اب دیکھنا چاہئے کہ
ایسے لوگ ہماری قوم مین موجود ہین، یا آیندہ اُنکے ہونے کی کچھ امید ہے۔
اُسکا حال یہ ہے، کہ ابتک ہمارے علما علوم جدیدہ کی حقیقت کیسی اُنکے

نام بھی نہین جانتے، اور کیونکر جانین، وہ علوم بند ہین ایسے صندوقون مین جنپر
انگریزی، فرنچ، اور جرمن کی مُہرین لگی ہوئی ہین، جنکو نہ ابتک ہمارے بزرگ
عالمون نے توڑا نہ توڑنے کا ارادہ کیا، نہ توڑنے کی اجازت دی -
ایک زمانہ چاہیئے، کہ کوئی اُن علوم کو اُن مُقفّل صندوقون سے نکالے اور اُنھین
عربی جامہ پہنا دے، اور ہمارے متکلّمین کے سامنے جو عربی لباس کے سوا
دوسرے لباس مین کسی کی صورت دیکھنی نہین چاہتے، پیش کرے، تاکہ وہ
اُسے دیکھین، اور اُس مہیب اور ہولناک دشمن سے بچنے کی کچھ تدبیر کرین - مگر
یہہ کون کہہ سکتا ہے، کہ اُسوقت تک ہماری قوم مین ایسا کوئی باقی رہے، جو عربی
جامہ مین بھی اُسکی شکل دیکھکر پہچان سکے - بظاہر تو اُس روز افزون تنزّل سے
جو علم مین ہو رہا ہے، اور علما اور بزرگان دین کے اُس چال چلاؤ سے جو روزانہ
دیکھتے ہین، اسکی بھی توقع نہین ہے - پس جبکہ اپنی ہی علمون کے جاننے والے
نہین ہین، اور منقول اور مذہبی علوم ہی کے لالے پڑے ہوئے ہین، تو علوم
جدیدہ سے واقف ہونے، اور نئے فلسفہ کو مذہب سے تطبیق یا نزدیک کرنے کا
خیال جنون نہین ہے تو کیا ہے - ایسی حالت مین اگر ہم اشاعت اسلام کا
دوسرے ملک مین خیال چھوڑ بھی دین، اور جو کچھ ہم اُسکے لیئے جمع کرین، وہ اس
کام مین صرف کرنے کے لیئے دے بھی دین، تو اُس سے کیا حاصل ہوگا - بلکہ جو
تجویز اسوقت امریکہ مین اسلام پھیلانے، اور مسٹر ویب کے [illegible] دینے کی پیش ہے
غالبًا اس کام کے لیئے بھی مفید ہوگی - اسلیئے کہ صدیان گزر گیئن کہ ہم سے ایجاد
کی قوۃ جاتی رہی، اور جس طرح کسی عضو کو [illegible] تک بیکار رکھنے سے آخر وہ عضو

بیکار ہو جاتا ہے - ہمارے دماغ تقلید کے سبب سے تحقیق اور غور کے لایق نہین رہے
ہم سے امید نہین ہے کہ ہم نئے علوم اور نئے فلسفہ کو سیکھین اور اپنے مذہبی
مسایل کو اُس سے تطبیق دینے کے لئے نیا علم کلام ایجاد کرین یا ایسی کتابین
جو اِس مقصود کے لئے ضروری ہون تالیف کرسکین یہہ کام بھی اگر ہوسکیگا
تو یورپ ہی کے عالمون سے جو مسلمان ہو جائین - بلاشبہہ اُنکے دل و دماغ
ایسے ہین کہ اسلام لانے اور اسلام کی حقیقت جاننے کے بعد ایسی کتابین تصنیف
کرسکین گے جو ہمارے انگریزی خوانون کے لئے مفید ہون اور جس سے اُنکے
عقیدے فاسد اور خراب ہونے پائین - کیا گزشتہ زمانہ کی تاریخ سے اسکا ثبوت
نہین ہوتا اور کیا آپ لوگ یونان اور فارس کے علوم پھیلنے کے بعد جو سخت
مقابلہ مذہب اور علم مین ہوا اُس سے ناواقف ہین - اُسوقت بھی یہی مصیبت
پیش آئی تھی جو اَب پیش ہے اور نئی تعلیم یافتون کے عقیدے ایسے ہی بگڑنے
شروع ہوئے تھے جیسے کہ اب ہو رہے ہین - مگر اُنہین لوگون کی مدد سے جو
اُن علوم کے جاننے والے تھے اور جنہون نے اسلام قبول کرلیا تھا علوم کے
متواتر اور مسلسل حملے جو مذہب پر ہو رہے تھے رد کئے گئے اور اُنہین کی عمدہ
تجویزون سے اسلام کی حفاظت اور اُسے تقویت ہوئی - یونان اور عجم کے
ذی علم اور قابل آدمیون کے مسلمان ہونے اور اُنکے مفید اور عمدہ کتابون کے
تالیف کرنے اور علم کلام کی ایجاد ہونے سے یہہ لڑائی فیصل اور اسلام کو فتح
نصیب ہوئی - عربون نے تو اِس طرف بہت ہی کم توجہ کی اور وہ اِس
جہاد اکبر مین بہت ہی کم شریک ہوئے جو کچھ کیا عجمیون نے کیا - اسی طرح

اَب وہ وقت ہے کہ یورپ کے نئے علم اور نئے فلسفہ کا نیا حملہ مذہب پر ہے اُسکی مدافعت کے لئے غالبًا خدا نے یہی تدبیر سوچی ہے کہ اُنہیں کے دلون مین اسلام کا نور ڈالے اور اُنہین سے وہ مذہب کی حمایت کا وہ کام لے جو عجمیون سے پچھلے زمانہ مین لیا تھا۔ " وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ شَیْئًا هَیَّاَ لَہٗ اَسْبَابَہٗ "

اب مین جواب دیتا ہون اُس شبہہ کا کہ جہان اسلام پھیلانیکی فکر ہے، وہان علوم و فنون کی ایسی ترقی ہے کہ مذہب مغلوب ہو رہا ہے۔ وہان مقابلہ اسلام کا فلسفہ سے سمجھنا چاہئے نہ کہ عیسائیت سے۔ اگر ہم اسے تسلیم بھی کرلین اور مان بھی لین کہ ہر ایک باشندہ وہان کا عالم حکیم، فلسفی، اور عیسائیت سے منکر، اور مذہب سے متنفر ہے تب بھی ہمکو کوئی وجہ اِس ارادے سے باز رہنے کی نہین ہے۔ اِسلئے کہ اُسوقت ہمکو اِسکا خوف ہوتا جبکہ ہمارا اسلام، حکمت و فطرت کے خلاف ہوتا، یا عقل و قیاس سے کام لینے کی ممانعت ہوتی، یا علوم کے سیکھنے اور حقایق اشیاء کی تحقیق سے ہم روکے گئے ہوتے، بلکہ برخلاف اِسکے غالبًا دنیا کے تمام مذہبون مین اسلام ہی وہ مذہب ہے جسکی بنیاد حکمت و فطرت پر ہے اور جسمین عقل و قیاس سے کام لینے پر تاکید، اور جسمین علم کا سیکھنا فرض، اور حقایق اشیاء کی تحقیق معرفت الٰہی کے لئے ضروری ہے۔ شاید کسی مذہب نے ایسی صراحت سے دین اور فطرت کو متحد نہ بتایا ہوگا جیسا کہ اسلام نے، جسکی تعریف ہی یہہ کی گئی ہے کہ " هُوَ فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا " اور نہ کسی مذہب مین خدا نے عقل و قیاس سے

... ارادہ ... کسی چیز ... اسکے اسباب پیدا کر دیتا ہے

کام لینے پر ایسی تاکید کی ہوگی جیسی کہ اسلام مین' جسمین خدا کی خدائی کی حجت اور اسلام کے اُصول کی تصدیق' عقل اور قیاس پر رکھی گئی ہے اور جابجا "فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَلْبَاب" اور "فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَار" کہہ کر اُسپر اشارہ کیا گیا ہے ۔ اور نہ کسی آسمانی کتاب نے حکمت حاصل کرنے کی ایسی ترغیب دی ہوگی؛ اور نہ اُسکی ایسی فضیلتین بیان کی ہونگی جیسی قرآن نے ۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ "مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا"[۱] ۔ اور نہ کسی مذہب کے بانی نے علم حاصل کرنے کو ہر مرد و ہر عورت پر ایسا فرض کیا ہوگا' جیسا کہ ہمارے حضرت نے ۔ جنھون نے فرمایا ہے کہ "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ"[۲] ۔ اور نہ کسی ملت مین حقایق اشیا کی تحقیق؛ معرفت الٰہی کے لئے ایسی ضروری سمجھی گئی ہوگی؛ جیسی کہ اسلام مین ۔ جسکے ماننے والے اور خدا کی معرفت چاہنے والے رات دن یہی دعا کیا کرتے ہین کہ "رَبَّنَا اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا هِیَ"[۳] ۔ اور نہ کسی مذہب مین دعوت کا طریقہ انسانی طبایع کے اختلاف کے لحاظ سے؛ اور اُنکی استعداد اور سمجھ اور علم کے درجات کے خیال سے' جدا جدا حکمت یا موعظت یا مناظرہ' پر رکھا گیا ہو' جیسا کہ اسلام مین' جو دعوت الی الحق کی نسبت کہتا ہے کہ

---

[۱] اور جسکو حکمت دی گئی اُسکو سب طرح کی خوبیان دی گئین ۔ [۲] علم کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ۔ [۳] ای ہمارے پروردگار ہمکو ہر چیز کی حقیقت جیسی کہ وہ ہو دکھا دے ۔

"ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ" ط - پس جبکہ ہمارے مذہب کا اُصول یہہ ہے کہ کوئی سچا علم مخالف اسلام کے نہیں ہے اور ہم اُسپر یقین رکھتے ہیں جیسا کہ خدا کی توحید پر تو کیا وجہ ہے کہ ہم اُس ملک میں اسلام پھیلانے سے ڈریں جہاں علم کی ترقی ہے اور اُن لوگوں کو اسلام دعوت دینے میں تردد کریں جو عالم اور حکیم اور فلسفی ہیں - اگر ایک لحظہ کے لئے ہمیں ایسا خوف ہو تو ہمکو فی الفور مذہب اسلام کو جھوٹا سمجھکر چھوڑ دینا چاہیے - مگر نہ مذہب اسلام جھوٹا ہے نہ اُسے کسی امتحان اور کسی مقابلہ کا ڈر ہے - کسوٹی سے کھوٹے سکے کو خوف ہوتا ہے نہ کھرے کو - روشنی سے چور کو ڈر ہوتا ہے نہ ساہو کو - اوہام کو علم سے خطرہ ہے نہ یقینیات کو - جھوٹے مذہب کو علم سے مقابلے کا خوف ہے نہ سچے اسلام کو - پھر اُسکے [illegible] ایسی ہیں جنسے ہمارے [illegible] کی تکذیب ہوتی ہے اور کوئی بات اُنمین ہمارے اِس دعوے کے خلاف معلوم نہیں ہوتی - بلکہ جتنا غور کرتے جائے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اور علم بحقایق الاشیاء درحقیقت دونوں متحد اور مطابق اور ایک دوسرے کے موید اور مصدق ہیں -

اے میرے عزیزو اور پیارے مسلمانو - بڑے اور اصل مسئلے

ط اپنے پروردگار کی راہ پر دعوت دے حکمت سے اور اچھی نصیحت سے اور مناظرہ کر اُن سے ایسی باتوں سے جو پسندیدہ ہوں -

اسلام کے دو ہیں، جو اس ایک کلمے میں جمع ہیں، جسکے کہنے سے کبر صد سالہ
مسلمان اور جنت کا مستحق ہو جاتا ہے یعنے لا اله الا الله محمد رسول الله
پہلے سے مراد خدا کو ایک جاننا، اور اسکو ایک ماننا ہے - دوسرے کا مطلب
آنحضرت کو پیغمبر سمجھنا، اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے اسکی تصدیق
کرنی - ان دونوں میں سے کسی میں کوئی بات ایسی نہیں ہے، جو عقل و فطرت
کے خلاف ہو، یا کوئی عالم یا حکیم، جبکہ اسے اسکی حقیقت سمجھائی جائے، اس سے
انکار کر سکے، یا اسکے ثبوت کے لئے سواے عقل کے کسی اور چیز کی حاجت ہو -
چنانچہ ان دونوں جزو کو، جو درحقیقت اسلام کے دو حصے ہیں لیجئے، اور
انپر غور کیجئے - پہلا جزو، یعنی خدا کا ایک جاننا اور اسکا ایک ماننا، ایک
ایسا دعوی ہے، جسکے ثبوت میں خدا نے قدرت کے کارخانے ہی کو دلیل
ٹھہرایا ہے، اور اپنی مخلوقات اور مصنوعات ہی کو اسپر یقین لانے کے لیے پیش
کیا ہے - اور اپنی خدائی اور یکتائی اور اپنی قدرت و کمال پر انھیں چیزوں سے
استدلال کیا ہے جو ہر ایک کو نظر آتی ہیں، اور جنکو ہر عامی اور ہر عالم سمجھ سکتا
ہے - بلکہ خود انسان کو، اور اسکی بناوٹ کو اسکا بڑا گواہ قرار دیا ہے،
اور اپنی پاک کتاب میں یہی دلیلیں لایا ہے - چنانچہ کہیں فرماتا ہے کہ دیکھو
آسمانوں اور زمین کو کہ ہمنے کس حکمت سے انھیں بنایا ہے، اور ہماری
صنعت کا کمال کیسا کچھ انسے ظاہر ہوتا ہے، نہ انمیں کوئی نقص ہے
نہ کچھ خلل - "مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ
هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ

حَدَائِقَ وَّ فَوَاكِهَ وَّ اَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ حَدَائِقَ غُلْبًا ... خَا سِبَّاقَ هُوَ حَسِيْرٌ - کہین فرماتا ہے کہ دیکھو تم ہم کسطرح پانی برساتے ہین اور
زمین کو پھاڑ کر اُس سے کیا کیا چیزین تمھارے لئے پیدا کرتے ہین اور تمھارے
کھانے کے واسطے کسطرح غلہ ترکاری انگور اور میوے طرح طرح کے اُس سے
نکالتے ہین - اِنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّ
عِنَبًا وَّ قَضْبًا وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ " - کہین فرماتا ہے کہ دیکھو ہمنے تمھارے آرام کے لئے کیسے کیسے
جانور بنائے جو تمھارے لباس کے کام آتے ہین جنکو تم کھاتے ہو اور جنپر چڑھتے ہو
اور جنسے تمھین سفر کرنے مین آسانی ہوتی ہے - دیکھو گھوڑون خچرون اور
گدھون کو ان سے تم کیسا آرام پاتے ہو سواے اِسکے بہت سی ایسی چیزین
تمھارے لئے ہم بناتے ہین جنکا تمھین علم تک نہین ہوتا " وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا
لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَ
حِيْنَ تَسْرَحُوْنَ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ
الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا
وَزِيْنَةً وَّيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ " - اور کہین فرماتا ہے کہ دیکھو چوپاؤن کو
اپنے ہماری کیسی کاریگری ظاہر ہوتی ہے کہ اُنکے پیٹ کی چیزون مین سے
گوبر اور لہو کے بیچ سے کیسا ستھرا اور نتھرا ہوا دودھ تمھارے پینے کے
لئے نکالتے ہین " وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ
بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ " اور کہین فرماتا ہے کہ
دیکھو اپنے آپ کو کسطرح تم ماؤن کے پیٹ سے نکالا کہ کچھ نجانتے تھے پھر کان

بنائے سننے کے لئے آنکھ بنائی دیکھنے کے واسطے؛ اور دل دیا سوچنے اور سمجھنے کے لئے تاکہ تم شکر کرو" وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پھر فرماتا ہو کہ ہماری خدائی کا ثبوت تو ہر چیز سے ہوتا ہے؛ اور ہمارے خالق اور صانع ہونے پر تو ایک ایک چیز اس عالم شہادت کی شاہد ہے۔ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں ہماری نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں؛ اور خود انسان کی پیدایش اور جانوروں کی خلقت ہماری نشانی ہے اُن لوگوں پر جو مانیں؛ اور رات دن کے اختلاف اور جو کچھ آسمان سے اُتارا اور زمین کو مرنے کے بعد جس طرح جلایا؛ اور ہوا جس طرح چلتی ہے اِن سب میں ہماری خدائی کی نشانیاں ہیں اُن کو جو عقل و سمجھ رکھتے ہیں۔ اِنَّ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ اٰيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ اٰيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ۔ غرضکہ سارا قرآن اس قسم کے بیانوں اور خطابوں اور دلیلوں سے بھرا ہوا ہے؛ اور اسی قسم کے مشاہدات سے شہادت پیش کی گئی ہے اور اسی طور پر ملکوت سماوات و ارض کو طرح طرح سے بیان کر کے اپنی حجت پوری کی ہے كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ اور سب سے بڑھکر دلپذیر اثر کرنے والی بلکہ دل کی ہلا دینے والی وہ جھڑکیاں ہیں جو اُن لوگوں کو سنائی ہیں؛ جو اِن چیزوں کے دیکھنے اور اِن باتوں کے سننے؛ اور اِن حجتوں کے پیش ہونے پر بھی اُسکی خدائی کو نہیں مانتے یا اُسکے

سوائے دوسرے کو عبادت کا مستحق جانتے ہین - چنانچہ کہین فرماتا ہے
قتل ہو جیو انسان ! کس بات نے اُسے کافر بنایا ؟ وہ اتنا بھی نہین دیکھتا کہ کس چیز
سے وہ بنایا گیا ہے ؟ ایک نجس قطرہ سے پانی کے اُسے پیدا کیا ؛ پھر سب چیز
اُسکی ٹھیک ٹھاک کی ؛ پھر اُسکے نکلنے کی راہ آسان کی ؛ پھر اُسے موت دی پھر
جب چاہیگا اُسے اُٹھائیگا " قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ ؕ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ
مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ ثُمَّ
اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ " اور کہین اُن منکرون کے بے سمجھ اور ضدی ہونے پر
افسوس کرتا ہے ؛ جو حشر و نشر کو نہین مانتے ؛ اور فرماتا ہے کہ کیا نہین دیکھتا
انسان کہ ہمنے اُسے نطفہ نجس سے پیدا کیا ؛ اور پھر ہمین سے جھگڑا کرتا ؛ اور ہمارے
ہی مقابلے پر آتا ؛ اور ہمارے اوپر اُلٹی مثلین لاتا ؛ اور اپنی پیدائش کو بھول
جاتا ؛ اور کہتا ہے کہ کون زندہ کرسکیگا ہڈیون کو جبکہ وہ خاک ہو جائین گی
کہدے ای پیغمبر کہ وہی اُن مین جان ڈالے گا جسنے اول پیدا کیا اور وہ
سب طرح سے کرنا جانتا ہے - اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ
الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِیْمٌ - آخر ایسے انکار کرنے والون کو اُنکے انکار اور کفر پر نادان اور کافر
کہنے پر اکتفا کرکے فرماتا ہے کہ وہ دل رکھتے ہین مگر سوچتے نہین ؛ آنکھ رکھتے ہین
مگر دیکھتے نہین ؛ کان رکھتے ہین مگر سنتے نہین ؛ پس وہ چوپائے ہین بلکہ اُن سے
بھی گئے گذرے - لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ

بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ -

پس جو شخص ذرا سی بھی عقل رکھتا ہو اور تھوڑا سا غور ان آیتون کے مضمون پر کرے اور خدا کی عجیب صنعت اور حیرت انگیز کارخانے کو عبرت کی نظر سے دیکھے؛ تو وہ کبھی نہ خیال کرے گا کہ ایسا عجیب و غریب کارخانہ قدرت کا بغیر ایسے صانع کے جو اُسکا مُدبّر اور منتظم ہو؛ خود بخود ہو گیا ہو بَلْ تَكَادُ فِطْرَةُ النُّفُوْسِ تَشْهَدُ بِكَوْنِهَا مَقْهُوْرَةً تَحْتَ تَسْخِيْرِهٖ وَمُصَرَّفَةً لِمُقْتَضَا تَدْبِيْرِهٖ - بلکہ فطرت انسانی اسپر شاہد ہے کہ یہ تمام کارخانہ ایک ایسے صانع کی صنعت ہے جسکی مُٹھی مین ساری چیزین ہین؛ اور جو اپنی حکمت اور تدبیر کے موافق جسطرح چاہتا ہے اوسکو چلاتا ہے - اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - کیا خدا مین شبہہ ہو جو پیدا کرنے والا ہے آسمان و زمین کا -

پس بڑا حصہ اسلام کا بلکہ وہ اصل حصہ جسکی تعلیم کے لئے روز آفرینش سے انبیاء و مرسلین دنیا مین بھیجے گئے؛ اور جسکا نام شروع سے اسلام ہے؛ یعنے خدا کا ایک جاننا؛ وہ ثابت کیا گیا ہے علم اور عقل سے؛ اور خود انسان اُسپر گواہ ٹھہرایا گیا ہے کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اور جو کچھ مخلوق اور مصنوع اور ما بین السموات والارض ہے؛ اُنہین سے اُسپر حجتین لائی گئی ہین؛ اور سمجھ بوجھ سے کام نہ لینے اور علم و عقل کو دخل نہ دینے سے منکرین پر زجر و توبیخ کی گئی ہے - گویا اسلام کا سبب علم اور عقل؛ اور کفر کی وجہ جہل اور نادانی؛ قرار دی گئی ہے - تو فرمائیے کہ اس

بڑے جزو کو اسلام کے، علم یا عقل سے کیا خوف ہے، اور جہاں اشیاء کی حقیقت کھلتی جاتی ہے، وہاں اُسکو کس بات کا ڈر ہے۔ بلکہ جسطرح سچا سکہ نقاد کو چاہتا ہے کہ قلب اور کھوٹے کو اُس سے جدا کرے، اور جسطرح بے جرم ہیرا جوہری کو ڈھونڈتا ہے کہ وہ اُسکی قدر کرے، اور قیمت لگائے اسیطرح اسلام خود پکار رہا ہے، کہ ہے کوئی سچے علوم کا جاننے والا کہ مجھے پرکھے اور تصدیق کرے، اور ہے کوئی حقایق اشیاء کا سمجھنے والا کہ مجھکو دیکھے اور ایمان لائے۔ ہان اگر خوف ہو گا تو توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کو، جو نہ سمجھ مین آسے، نہ جسے عقل قبول کر سکے۔ اور یہی سبب ہے کہ وہ علم اور عقل کی روشنی کی برداشت نہین کر سکتا، اور جس مذہب کی بنیاد اسپر ہے وہ علم وحکمت کے مقابلے کی تاب نہین لا سکتا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے بعد دوسرا جزو پاک کلمہ کا یعنے دوسرا حصہ اسلام کا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه ہے یعنے آنحضرتؐ کی رسالت کی تصدیق۔ اِسکی نسبت بھی ہم کہتے ہین، اور اُسپر پورا یقین رکھتے ہین، کہ اِس مین بھی کوئی بات ایسی نہین ہے جو علم وحکمت کے خلاف ہو، یا جہان علم کا چرچہ ہے وہان اُسکی تصدیق مین کوئی غیر معمولی دقت پیش آئے۔ ہم اِسے بھی جزو اول کی طرح ایسی مسکت دلیلون اور دل مین بیٹھنے والی حجتون سے ثابت کر سکتے ہین کہ ہر ایک حکیم اُسیطرح اُسے قبول کر سکے، جسطرح کہ ایک غیر متعصب اہل کتاب اور ایک حکمت وفلسفہ کا جاننے والا اُسی طور پر اُسکا اقرار کرے، جیسے کہ ایک معمولی سمجھ کا آدمی۔ مگر ہان ہماری دلیلین کسیقدر نئی نظر آئین گی،

اور ہمارے استدلال کا طرز ذرا جدید معلوم ہوگا - جسطرح پُرانے ہتیار اِس زمانے مین نئے قلعون کے فتح کرنیکے لئے کافی نہین ہین، اسیطرح اِس زمانے کے علم و حکمت اور اِس زمانہ کے خیالات کے موافق، ہماری پُرانی دلیلین ہمارے دعوے کے ثابت کرنیکے لئے مفید نہین ہین - اِس زمانہ مین ایسے لوگون کے سامنے جو کہ فطرت کے خلاف کسی چیز کے ہونے کے منکر ہین، خرقِ عادت کو نبوّت کی دلیل قرار دینا ایسا ہو کہ جیسے دو اور دو کا پانچ کہنا - اسلیئے ہم مُوسائیون یا عیسائیون کی طرح پیغمبری ثابت کرنیکے لئے اُن چیزون کو پیش نکرین گے، جسے سُنکر اِس زمانہ کے ذی علم قہقہہ لگائین، اور بجاے اِسکے کہ اسلام کی طرف رغبت کرین، اُن باتون کو سُنتے ہی متنفر ہوجائین - ہم نہ کہین گے کہ ہمارے پیغمبر نے لاٹھی کو سانپ بنا دیا تھا، اسلیئے وہ پیغمبر تھے - ہم نہ کہین گے کہ اُنھون نے مُردون کو جِلایا، اسلیئے تم اُنکی رسالت کو مانو - ہمارے نبی نے اپنی نبوّت کی تصدیق خلاف فطرت باتون سے خود ہی نہین چاہی، اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کے لئے خرقِ عادت کو حُجّت ہی نہین ٹھہرایا، جیسا کہ قرآن مجید مین ہے - قَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ - بلکہ ہم کہین گے کہ وہ مقدس

عہ کہتے ہین کفار کہ کیون کوئی نہین نشانی پیغمبر پر اُسکے خدا کی طرف سے بھیجی گئی کہدے اے پیغمبر کہ نشانیان صرف خدا کے پاس ہین او[illegible] تو فقط کھلے طور پہ ڈرانے والا ہون اور کیا یہ اُنکے لئے کافی نہین ہے کہ ہمنے اوسپر ایسی کتاب اتاری جو اُن [illegible] پڑھی جاتی ہے اسمین اُنکے لئے رحمت ہو اور نصیحت ہو اون لوگون کو جو ایمان رکھتے ہین ۱۲

خدا کا، جو انسان کو سیدھی راہ دکھانے کے لئے آیا؛ اپنی نبوت کے لئے خود حجت ہے؛ اور وہ کتاب جو دنیا کی ہدایت کے لئے لایا؛ خود اپنے دعوے کی دلیل ہے۔ ہم انہین کو معجزہ؛ انہین کو آیت؛ انہین کو نبوت کی تصدیق کے لئے پیش کرتے ہین۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب ؛ گر دلیلے بایدا ازوے رو متاب۔

موسیٰ کا عصا کو سانپ کر دینا؛ اور اُسکا جادوگرون کے سانپون کو نگل جانا؛ اُنکے ساتھ گیا۔ اسوقت کوئی موسائی اپنے نبی کے اس معجزہ کو دکھا نہین سکتا؛ کہ لوگ اُسے دیکھکر اُنہین خدا کا پیغمبر مانین۔ اسی طرح عیسیٰ مسیح کا مُردون کو جلانا؛ اُنکے ساتھ آسمان پر گیا۔ کوئی عیسائی اُسے اب پیش نہین کرسکتا؛ کہ اپنی آنکھون سے دیکھکر لوگون کو اُنکے رسول یا (معاذ اللہ) ابن اللہ ہونے کا یقین ہو۔ اگر ہم اپنے رسول کی رسالت ثابت کرنے کے لئے اسی قسم کے کرشمون اور کرامتون کو پیش کرین؛ تو موسائیون اور عیسائیون سے بڑھکر اپنے دعوے کو کسی مسکت دلیل اور چپ کر دینے والی حجت سے کیونکر ثابت کرسکین گے۔ اسلئے ہم قرآن کے کلام آلہی ہونے پر خود قرآن کو پیش کرینگے اور آپکی نبوت کے ثبوت مین خود آپکے حالات کو۔

عصا کے سانپ ہوجانے اور مُردہ کے زندہ کرنے کا ایک فلسفی انکار کرسکتا ہے؛ یہہ کہکر کہ ہزارون برس کی خبر کی تصدیق مشکل؛ اور فطرت آلہی کے خلاف لاٹھی کا اژدہا ہوجانا اور مردہ کا جینا ناممکن۔ مگر قرآن ایسا معجزہ ہے جو آنکھون کے سامنے ہے؛ اور جسکا طاقت بشری سے مافوق ہونا ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور آنحضرت کے حالات ایسے ہین؛ جسکے معلوم ہونے کے بعد

کوئی آدمی عالم ہو یا حکیم، آپ کے موید من اللہ ہونے سے انکار کر ہی نہین سکتا۔
جسوقت ہم قرآن کو کسی ملحد کے سامنے پیش کرین اور کہین کہ اسے دیکھو
اور بتاؤ کہ کوئی کتاب کسی دانشمند یا کسی حکیم یا کسی فلسفی کی جو بلحاظ
عبارت کے، اور بلحاظ مضامین کے اسکے برابر ہو، تمنے دیکھی ہے
اور تم اسکے مقابلہ مین لا سکتے ہو۔ آخر دنیا مین بہت بڑے ادیب و منشی
گزرے ہین جنکی فصاحت و بلاغت کا غلغلہ آسمان تک پہونچا، مگر بتاؤ تو سہی
کہ سوا رے خیالی باتون کے الہامی باتون کو کوئی طرح لکھ سکا یا بجز رزم و
بزم، مدح و ذم، حسن وجمال، اور خط و خال کے کسی نے انسان کے دل
کی پاک کرنے والی باتین اس خوبی سے بیان کی ہین۔ اگر کوئی ایسی کتاب
دنیا مین روز آفرینش سے اتبک کسی ملک کسی قوم کسی مذہب مین ہو تو پیش
کرو۔ "فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ" اور یہ بتاؤ کہ خیالی باتون کے عمدہ
الفاظ مین ادا کرنے والون، اور ہجر و وصال کے مضامین اچھی عبارت مین
لکھنے والون مین سے کوئی ایسا ہوا ہے جو اپنے کلام کے بے مثل ہونے
کا مدعی ہوا ہو، اور کسی نے اسکا معارضہ نکیا ہو۔ بخلاف قرآن کے جسنے
آواز بلند سے دعوی کیا کہ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا —

---

[1] پس اگر نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو بچو اوس آگ سے جسکا ایندھن آدمی و پتھر ہین جو کہ مہیا کی گئی ہے کافرون کے لیے —

[2] اگر آدمی و جن سب کے سب جمع ہوجاوین اس بات پر کہ مثل اس قرآن کے لاوین تب بھی نہ لا سکینگے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد کرے —

مگر کوئی قادر نہو اگر تھوڑا سا کلام بھی ایسا لا سکے، جو نظم و تالیف، شیرینی بیان، فصاحت
زبان، بلاغت معانی، اور پاکیزگی مضامین مین اُس سے مشابہت اور مناسبت رکھتا
ہو، باوجودیکہ اُسوقت ایسے فصیح و بلیغ شاعر موجود تھے، جو فصاحت مین کوس
لمن الملکی بجاتے، اور اپنے نظم کو خانہ کعبہ پر آویزان کرکے [۱] هَلْ مِنْ فَصِيْحٍ
وَهَلْ مِنْ شَاعِرٍ پکارتے تھے۔ جنکی منتہا سعی یہہ تھی کہ کسی طرح سے اس دعوی
قرآن کے غلط ٹھہرائین، اور اپنے خاندان، اپنی قوم، اپنے ملک، اور اپنے
مذہب کو، اس نئے دین سے بچائین۔ اور اسکے بعد ابتک دنیا مین ہزارون
لاکھون ادیب اور خطیب ایسے گزرے جنکی فصاحت و بلاغت مشہور ہے،
اور جنکی بے نظیر نظم و نثر ابتک موجود، اور جنہین بہت سے ایسے ہوئے جنکی
یہی تمنا اور یہی آرزو تھی کہ قرآن کے ایک چھوٹے سے سورہ کے
برابر بھی کچھ لکھ سکین، مگر نہ لکھ سکے، اور اپنی تمنا اپنے ساتھ قبر مین لے گئے۔
اور پھر وہ دعوی اور تحدی اور طلب معارضہ ابتک بحال خود موجود ہے، اور منکرین
سے خطاب [۲] اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ
مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَاۤءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔
ہنوز جاری ہے پھر جب یہہ کہا جاے کہ یہہ کتاب جو خدا کی طرف سے پیش کی گئی ہے اسکا
پیش کرنے والا ایک اُمّی تھا، جو نہ ایک لمحہ کے لئے مکتب مین بیٹھا، نہ ایک

---

۱ ہے کوئی فصیح اور ہے کوئی شاعر جو مقابلہ پر آوے ۱۲

۲ اگر تمہین شک ہے اُس چیز مین جو بھیجی اپنے بندہ پر اُتاری یعنے کتاب تو لاؤ تم کوئی ایک
سورۃ اُسکے مانند اور بلا لو اپنے اُور مددگارون کو خدا کے سوا اگر تم سچے ہو ۱۲

لکھنے کے لئے اُستاد کی شکل دیکھی؛ نہ عالمون کی صحبت پائی؛ نہ حکیمون سے ملا؛ نہ شاعرون سے شعر سیکھا؛ نہ ادیبون سے ادب؛ چالیس برس تک اپنی ہی قوم مین رہا۔ دیکھا تو انہین وحشیون کو؛ اور سُنا تو انہین جاہلون سے۔ اسپر اُسنے ایسا کلام پیش کیا؛ جسکی عبارت پر ہزارون در شاہوار کی لڑیان نثار؛ اور جسکے مضامین پر دنیا کے حکیمون اور دانشمندون کی ساری حکمت و عقل قربان۔ جسکا کلام شقیّہ مضامین اور خیالی باتون سے خالی؛ اور تزکیہ قلب اور تصفیہ نفس کی تدبیرون سے بھرا ہوا۔ جسکی زبان کی لطافت دیکھکر عرب کے سارے فصحا و بلغا پکار اُٹھے؛ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْن[1]۔ اور جسکے مضامین کی پاکیزگی دیکھکر دنیا کہنے لگی کہ اِنَّهٗ لَذِكْرٰى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْن[2]۔ تو ایسے سُنکر ملحد سے ملحد کو بھی کیا چارہ ہوگا سوا اسکے کہ اقرار کرے اسبات کا؛ کہ یہہ کلام ضرور بشری طاقت سے خارج ہے؛ اور انسان کی قوت سے باہر۔ اگر کسی چیز پر اعجاز یا کرامت کا اطلاق ہوسکتا ہے تو اسی پر؛ اور اگر کسی شئ کو معجزہ کہہ سکتے ہین تو اسی کو۔ اگر کوئی کلام دنیا مین خدا کا کلام مانا جاسکتا ہے تو یہی؛ اور اگر کوئی کسی کتاب کو خدا کی کتاب سمجھ سکتا ہے تو اسی کو۔

جسطرح ہمنے قرآن کو قرآن سے ثابت کیا؛ اسیطرح ہم آنحضرتؐ کی نبوت کو آنحضرتؐ کے حالات سے ثابت کرین گے؛ اور آپ کی رسالت کے دعوی پر آپ کی ذات ہی کو حجت لائین گے۔ خداوند تعالی فرماتا ہے کہ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا یعنی آئی تمہارے پاس پروردگار کی دلیل اور حجت؛ اور وہ کیا ہے حضرت سرور کائنات

[1] یہ سحر مبین ہے
[2] یہ تو نصیحت ہے اور رحمت ایمان والون کے لئے ۱۲

عَلَيهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّحِیَّات کی ذات مبارک ۔ اور اسکا ثبوت ہوتا ہے آپ کے زندگی کے حالات؛ اور آپکے کامون اور اُنکے نتیجون سے جو دنیا کو حاصل ہوئے ۔ جب کوئی غور کرے اِس بات پر کہ آپ ایک ایسی ملک مین پیدا ہوئے؛ جہان قدرت نے کوئی سامان ایسا مُہیّا نہ کیا تھا کہ وہان کے باشندونکے خیالات کو مدد ملتی' اور نہ وہان انسان کی ہنر اور صنعت نے ایسی چیزین جمع کی تھین جنکا اثر وہان کے رہنے والون کے دل و دماغ پر ہوتا بلکہ جیسا ملک تھا' ویسے ہی باشندے' جیسی زمین اور آب وہوا تھی ویسے ہی رہنے والے ۔ دل اُنکے سخت جیسے پتھر؛ مزاج اُنکے گرم جیسے سموم؛ تندخوئی مین باد صرصر سے زیادہ؛ جنگجوئی مین جنگل کے درندون سے بڑھکر؛ دل محبّت اور اتفاق سے خالی؛ دماغ غرور اور جہالت سے بھرے ہوئے؛ کفر اور شرک سب پر چھایا ہوا' اوہام اور ضلالت مین ڈوبے ہوئے؛ بیرحمی اور بداعمالی رگ رگ مین سمائی ہوئی؛ خونریزی اور غارتگری مین مشّاق؛ حرام کاری اور بے حیائی پر نازان؛ خدا سے بالکل بے خبر؛ مَبدا و معاد سے سراسر جاہل؛ بُتون کے پوجنے والے' بعث و نشر کے منکر؛ بھوت پریت کے معتقد' رسمون کے بندے' جہالت کے پُتلے' ظالم سنگدل؛ سفّاک؛ بیرحم؛ زشتخو؛ بداعمال؛ بدکردار؛ ستم پیشہ؛ لوٹیرے؛ ضدّی؛ ہٹیلے؛ جھگڑالو؛

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اَڑ بیٹھتے تھے ۔ سُلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپسمین لڑ بیٹھتے تھے ۔ تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر وان شرارا ۔ تو اُس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

چلن اُنکے جتنے تھے سب وحشیانہ — ہر اک لوٹ اور مار مین تھا یگانہ
فسادون مین کٹتا تھا اُنکا زمانہ — نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت مین چالاک ایسے
درندے ہون جنگل مین بیباک جیسے

ایسے ملک اور ایسی قوم مین خدا کا ایک ایسا بندہ پیدا ہوا جسنے نہ باپ کی شفقت کا مزہ چکھا تھا، نہ ماں کی محبت دیکھی تھی، نہ کسی قسم کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا موقع پایا تھا۔ ایک مدت دراز تک ایسے جاہل اور بت پرست اور بد اخلاق لوگون مین زندگی بسر کرنیکے بعد وہ قوم کے سامنے آیا، اور خلاف ملک کی آب و ہوا کے، خلاف ملک کے حالات کے، خلاف قوم کے خیالات کے بلکہ خلاف اُن تمام توقعات کے، جو ایسی حالت مین ہوسکتی ہون، روحانی نیکیون کے پھیلانے، اور ایک نئی زندگی بخشنے، اور نہ صرف اپنے ملک اور اپنی قوم کو، بلکہ ساری دُنیا کو غفلت اور جہالت اور کفر کی بیماریون سے نکالنے کے کام پر خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا۔ قوم کو ذلیل بت پرستی مین ڈوبا ہوا دیکھکر اپنے دادا ابراہیم کی طرح کہنے لگا "مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ" اور ملک کو تراشے ہوئے بتون کی پرستش مین مبتلا پاکر پکارنے لگا۔ "اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ" اس آواز نے تمام قوم کو غفلت کی نیند سے جگا دیا، اور ایک نئی روح اُن مین پھونک دی، اور ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا، جس سے اُنکی تمام اندرونی اور بیرونی چیزین

ایسی بدل گئین گویا قلب ماہیت ہوگیا - نہ اُنکے وہ دل رہے جنمین شرک اور بُت پرستی کے خیالات تھے، نہ اُنکے وہ خیالات رہے جنمین اوہام مین ڈوبے ہوئے تھے، نہ اُن مین وہ اوہام رہے جنسے طرح طرح کے گناہون اور بداعمالیون کے مرتکب ہوتے تھے۔ نہ اُنکی وہ طبعیتین رہین جنمین جاہلیت کا جوش تھا، نہ اُنکا وہ جوش رہا جس سے وہ تعصب وغرور، کینہ وحسد، اور انتقام کی مہلک بیماریون مین مبتلا تھے۔ نہ اُن مین وہ بیماریان رہین جنسے روحانی زندگی نام کو بھی باقی نہ رہی تھی - اُس خدائی آواز نے جو اُس پاک بندہ کے منہہ سے نکلی کہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اُنکے دلون کو شرک اور بُت پرستی کے خیالات سے ایسا صاف کردیا، جیسے تند ہوا کا جھونکا زمین کو خس وخاشاک سے - اور اُس بیان نے حشر ونشر کے جسنے گویا زمین وآسمان شق کرکے بہشت ودوزخ کی صورت اُنہین دکھادی، اُنکی طبعیتون کے سارے جاہلانہ جوش ایسے ٹھنڈے کردئے جیسے کہ زور کی بارش بھڑکتی ہوئی آگ کو۔

پس یہہ انقلاب تھا یا جادو، جسنے قوم کی حالت مین ایسی حیرت انگیز تبدیلی پیدا کردی - اور وہ وعظ تھا یا اسرافیل کا صور، جسنے سیکڑون برس کے مُردون کو جلا دیا - وہ بشر کا کلام تھا یا روح القدس کی آواز جس سے عرب وعجم مین زلزلہ پڑگیا - اور وہ عبداللہ کے یتیم فرزند کا کلام تھا یا خدا کی قدرت، جسنے سارے سرکشون کا غرور توڑ دیا، اور اُنکے غرور بھرے ہوئے سر ایک خدای ذوالجلال کے سجدے کے لئے

جھکا دیئے۔ وہ کیا چیز تھی اُس خدا کے منادی کرنے والے مین؟ جسکی دعوت نے برسون کے بہکے ہوُن کو خدا کی راہ دکھا دی، اور وہ کیسی دی ہوئی قوت تھی اُسکے کلام مین؟ جسنے ایسی حیرت انگیز اور غیر منقطع دایم الاثر تاثیر لوگون کے دلون مین پیدا کر دی، جس سے مشرک موحد ہو گئے، کافر ایمان لے آئے، بت پرست بت شکن ہو گئے، گمراہ راہ دکھانے لگے، خدا ناشناس حقیقت و معرفت کی باتین کرنے لگے، وحشیون مین تہذیب پھیل گئی، جاہل عالم، اور نادان حکیم، ہو گئے، زہد و پرہیزگاری نیکی اور پاکدامنی قومی خصلت ہو گئی، جاہلیت کی تمام رسمین موقوف ہو گئین، قتل، زنا، چوری، جھوٹھ، فریب، جوئے، شرابخواری، کی ساری بدعادتین جاتی رہین، جاہلانہ حمیت اور عصبیت کا نشان نہ رہا، خاندانی جھگڑے اور پشتینی عداوتین مٹ گئین، سرکشی اور خودسری کے باطل خیالات باقی نہ رہے۔ روحانی اور اخلاقی برائیان طبیعتون سے ایسی نکل گئین، جیسے کفر و شرک کی رسمین عرب سے۔ دماغ غرور و نخوت سے، سینے عداوت اور کینے سے، ایسی صاف ہو گئے، جیسے بتون سے کعبہ۔ دشمن ایسے دوست ہو گئے جیسے مان جائے بھائی، غیر ایسے یگانے بنگئے، گویا عزیز اور رشتہ دار۔ اختلاف اور پھوٹ کا نام نہ رہا، عداوتین الفت سے بدل گئین، بچھڑے ہوے قبیلے ایک ہو گئے۔ وہ کیا تصرف تھا؟ جسنے عرب سے کینہ ور اور ضدی قوم کو ایک اسلامی رشتہ مین منسلک کرکے ایسی برادری بنا دیا، جسکی اتحاد اور اتفاق کی نظیر دنیا مین نہین ملتی۔ اور وہ کیا تسخیر تھی؟ جسنے اعراب سے وحشیون اور بدؤن سے

جنگلیون کو ایسا رام کر دیا، کہ گویا وحشت اور نفرت، پھوٹ اور تفرقہ، خودسری اور سرکشی، کا نام نہ جانتے تھے - پس ایسا حیرت انگیز تصرف انسانکے دلونپر اور ایسی عجیب تسخیر لوگونکے قلوب کی، اور ایسی تبدیلی قوم کے حالات کی، اور ایسا انقلاب ملک کے اخلاق اور تمدن کا، جو نہ کسی دنیاکے بڑے سے بڑے شاہنشاہ سے ہوسکا، نہ کسی بڑے سے بڑے حکیم اور مقنن سے، بلکہ جسکی نظیر کسی بڑے اولوالعزم پیغمبر کے زمانہ مین بھی پائی نہین جاتی، کیا نتیجہ تھا؟ صرف ایک ایسے انسان کی کوششون کا، جو مؤید من اللہ نہ تھا - یا ہوسکتا تھا؟ صرف ایسے ایک آدمی سے جسکو خدانے اپنی طرف سے اسکام پر مامور کیا تھا - اور کیا اسکی تصدیق کے لئے کسی معجزہ یا خرق عادت کی ضرورت باقی رہتی ہے، اور کیا اسکی سیرت و تعلیم اور ہدایت، عصا کے سانپ بنا دینے یا مُردے کے جلانے یا چاند کے دو ٹکڑے کرنے سے کم سمجھی جاسکتی ہے؟ اگر موسیٰ کا عصا رسیون کے بنے ہوے سانپون کو کھا گیا، تو محمدی عصا اس تیرہ سو برس مین لاکھون کرورون بلکہ بے گنتی اژدہے عقاید فاسدہ اور اخلاق رذیلہ کے جو انسان کے دلون کو چمٹے ہوئے، اور اُنکے روحون کو ڈس رہے تھے، نگل گیا، اور اگر عیسیٰ نے دو چار اندھے اور دس بیس لولے لنگڑے بلکہ دو ایک مُردے زندہ کر دیئے، تو محمد نے (روحی فداہ) اَن گنتی اور بیشمار دل کے بیمارون کو چنگا کر دیا، اور لاکھون آدمیون مین جو باعتبار روحانی زندگی کے مرگئے تھے جان ڈالدی - پھر موسیٰ اور عیسیٰ کے معجزون کا اثر اُنکے ساتھ گیا، مگر محمدی معجزہ اب تک زندہ تھا ہے، اور قیامت تک زندہ رہے گا، اور اُسکا فیض جیسا جاری

ویسا ہی آخری دن تک جاری رہیگا۔ نہ آپ کے انتقال جسمانی سے اُسمین خلل آیا اور نہ آئیگا؛ اور نہ آپکے نقل مکان سے اُسمین کوئی ہرج ہوا نہ ہوگا۔

مصطفیٰ را وعدہ کرد الطاف حق　　گر بمیری تو نمیرد این سبق
من کتاب و معجزات را رافع ام　　بیش و کم کن راز قرآن مانع ام
ہست قرآن مر ترا ہمچون عصا　　کفر را او در کشد چون اژدہا
تو اگر در زیر خاکی خفتہ　　چون عصایش دان تو آنچہ گفتہ
گرچہ باشی خفتہ تو در زیر خاک　　چون عصا آگہ شود آن گفت پاک
قاصدان را بر عصایت دست نی　　تو بخسپ ای شہ مبارک خفتنی

اگر کوئی ہوشیار حکیم اور کوئی دانشمند فلسفی ایسے پاک بندہ کی سیرت اور تعلیم اور ہدایت پر غور کرے؛ جسنے نہ صرف عرب کی حالت بدل دی؛ اور نہ فقط حجاز سے بُت پرستی ہمیشہ کے لئے مٹادی؛ بلکہ جسنے مُردہ دل یہودیون اور عیسائیون کو بھی؛ جنمین روحانی زندگی کا کوئی نشان باقی نرہا تھا؛ نئے سر سے جِلا دیا؛ اور جسنے موسیٰ اور عیسیٰ کی تعلیم کو جسے لوگ بھول گئے تھے؛ اور جسکو اپنے فاسد رایون اور باطل خیالات ملانے سے خراب کر دیا تھا؛ پھر تازہ کر دیا؛ اور جسنے نہ صرف لات و منات کے پوجنے والون؛ اور ہبل اور عزےٰ کے آگے سر جھکانے والون؛ کو خدا کی راہ دکھادی؛ اور شرک اور کفر کی تاریکی سے نکال کر اونکے دلون کو نور ایمان سے روشن کر دیا؛ بلکہ مغرور اور خود سر جبت و طاغوت کے ماننے والے کور باطن یہودیون کو وہ روشنی دکھادی؛ جو طور پر موسیٰ کلیم اللہ نے دیکھی تھی؛ اور اُسمین

لڑنے والے اور تین خدا کے ماننے والے مردہ دل عیسائیون کے دلون مین
وہ روح پھونکدی، جو مسیح پر اتری تھی - تو ایسے شخص کی نسبت وہ کیا رائے
قایم کریگا، اور اُسے کیا سمجھے گا؟ اگر ہم اُس سے پوچھین کہ ایسے شخص کو اگر
معاذ اللہ تم نبی نہین مانتے، تو بلاشبہہ یہہ تو ضرور مانوگے، کہ وہ ایک
ایسا بشر تھا جسکی مانند دوسرا اس دنیا مین نہین ہوا؛ اور جیسے دانشمند اور مقنن
اور حکیم کے نامون اور درجون سے بڑھکر دوسرا کوئی نام اور دوسرا کوئی
درجہ دینا ضرور ہے، پھر وہ نام کیا ہے سوا رسول اور نبی کے؛ اور وہ
درجہ کونسا ہے سواے پیغمبری اور رسالت کے فَقُوْلُوْا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قسم ہے اُس خدا کی جسنے
محمد کو پیدا کیا، کہ اِن باتون کو سنکر اور اِن حالات کو سوچکر کوئی آدمی نہوگا
سواے اوسکے، جسکی دل کی آنکھ کو خدا نے تعصب سے اندھا کر دیا ہو، جو
اُسکی رسالت مین شک کرے، اور اُسے موید من اللہ اور خدا کا داعی نہ سمجھے
اور بے اختیار اَشْهَدُ اَنَّهٗ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ نہ پکار اٹھے -

پس جسطرح اسلام کے پہلے حصے یعنے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مین کوئی بات ایسی نہین ہے
جو عقل سلیم اور فطرت انسانی کی مخالف ہو، اسیطرح دوسرے حصے یعنے
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مین بھی کوئی ایسی پہیلی یا چیستان نہین ہے جو علم و حکمت
کے خلاف ہو، اور ایسے ملک مین جہان علوم کی ترقی ہے، اُسکے سچے اور
صحیح ہونے مین شبہہ ہو سکے - اگر اُس ملک مین عیسائیت علم سے مغلوب
ہو رہی ہے، تو اُسکا سبب اُنکے عقاید کا فساد ہے، اور اُنکے مذہب کے اصول کی

خرابی - جس سے اسلام بالکل پاک وصاف ہے - بلاشبہہ تعلیم یافتہ ملک مین مشکل اور نہایت مشکل ہے کہ کوئی عالم یا حکیم ایسے مذہب کو مانے جسمین مریم کا فرزند خدا کا اکلوتا بیٹا مانا گیا ہو، اور جسمین خدا نے عدل قایم رکھنے کے لیے اپنے پیارے بیٹے کو بندون کے گناہون کا کفارہ اور قربانی کا بکرا بنایا ہو، اور صلیب دیئے جانیکے بعد اُسے آسمان پر بلا کر اپنے دہنے انگوٹھے پر بٹھا لیا ہو اور ایسے بڑے دعوے کے ثبوت مین صرف وہ چیزین پیش کیجاتی ہون جنکو قدرت کے قانون کے اصول جاننے والے تسلیم نکرتے ہون - مگر ایسے مذہب کے ماننے مین کچھ مشکل نہین معلوم ہوتی، جسکے داعی نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہا نہ فرشتہ، نہ خدا کی خدائی مین اپنے کو دخیل ٹھہرایا، نہ ایک عاجز اور مجبور بندہ سے بڑھکر کوئی خصوصیت اپنے لئے قایم کی - بلکہ دنیا کو غلطی مین نہ پڑنے کے لئے پکار کر صاف کہدیا کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا کہ مین صرف ایک آدمی ہون تم جیسا، صرف فرق یہ ہے کہ مجھپر وحی ہوتی ہے کہ تمھارا خدا ایک ہے اور جو کوئی اُس سے ملنا چاہے، اُسے چاہیئے کہ نیک کام کرے، اور خدا کی عبادت مین کسیکو شریک نہ کرے -

اے میرے دوستو اور میرے عزیز مسلمانو! غالبًا میرے اس مختصر بیان سے آپ کے دلون کو پورا اطمینان ہوگیا ہوگا کہ اسلام کو علم کا کچھ خوف نہین ہے، اور نہ اسلام کی اشاعت کو ایسے ملک مین جہان علم کی ترقی ہے کوئی چیز مانع ہے، اور نہ اسلام کے دونون حصّون

یعنی توحید اور نبوت کے ثبوت کے لئے ہمین علم سے اندیشہ ہی بلکہ اُس سے
مدد ملنے کی امید ہے۔ مگر اسی کے ساتھ آپ کے دلون مین یہہ بات ضرور
کھٹکتی ہوگی، کہ اگر واقعی اسلام اور علم، شریعت و حکمت، مذہب و فطرت
ایک ہین، اور ایک دوسرے کے حامی و مددگار، تو پھر بظاہر دونون
مین ایک طاؤس و مار کی طرح عداوت کیون مشہور ہے، اور مذہبی پیشوا اور
دیندار عالم ہمیشہ حکمت و فلسفہ سے لوگون کو کیون ڈراتے، اور علم و عقل
کو مذہبی باتون مین دخل دینے سے کیون روکتے رہے ہین۔ اگر دین و
حکمت کا اتحاد صحیح ہوتا تو کفر کے "کاف" کو فلسفہ کی "ف" پر کیون ترجیح
دیجاتی، اور منطق و حکمت کے پڑھنے والے کیون خبیث سمجھے جاتے۔
اسلئے آپکے اطمینان کے لئے اسوقت اسکی بابت کچھ کہنا مناسب سمجھتا ہون۔
صاحبو۔ جیسا کہ مینے کہا اور مینے کیا جیسا کہ خدانے فرمایا ہے، حقیقت مین علم
اور مذہب دونون ایک اور ایک دوسرے کے حامی ہین، اور جو کچھہ
اختلاف نظر آتا ہے وہ یا غلط فہمی پر مبنی ہے، یا اپنی اپنی حدود
سے تجاوز کرنے پر۔

غلط فہمی تو یہہ ہے کہ جسکو مذہبی اعتقاد کہا جاتا ہو، وہ سچے مذہب نے
نہ سکھایا ہو، یا جو علمی تحقیقات کا نتیجہ سمجھا گیا ہو اسکا ثبوت قطعی نہو۔ مثلاً
یہہ خیال کہ قاف زمرد کا پہاڑ ہے، اور دنیا کو ایسے گھیرے ہوئے جیسے
باغ کو چار دیواری، اور آسمان کے کنارے اُسپر رکھے ہوئے ہین اور اسی وجہہ
سے آسمان سبز نظر آتا ہے، یا یہہ کہ زمین ایک بڑے پتھر پر رکھی ہوئی ہے

اور وہ پتھر بیل کے سینگ پر ہے جبکہ بیل اپنا سینگ ہلاتا ہے تو پتھر ہلتا ہے
اور اُس سے زلزلہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر یہہ باتین مذہبی ہین اور اُنکا ماننا ضرور ہی
تو بلاشبہہ مذہب اور علم کا اتحاد ثابت نہوگا۔ مگر چونکہ اِن اقوال کی بنا
غلط فہمی پر مبنی ہے؛ اور یہہ باتین جھوٹی اور لغو کہانیون کی طرح سُنی سنائی
مذہب مین داخل ہوگئی ہین' اسلئے اِس سے اُس اتحاد پر کچھہ اثر نہین پہونچتا۔
اسی طرح بعض فلاسفہ کا یہہ خیال ہے کہ دنیا کا بنانے والا اور اپنی قدرت کاملہ سے
اُسکا انتظام قایم رکھنے والا کوئی نہین ہے' اتفاقات سے خود بخود یہہ
سب کچھہ ہوا اور ہو رہا ہے؛ اگر سچا مسئلہ علم کا ہی تو مذہب کی مخالفت
اُس سے لازمی ہے' مگر جبکہ وہ ایسا مسئلہ ہی جو قطعی دلایل سے ثابت نہین ہوا
بلکہ اُسکی بنیاد کوہ قاف کے زمرد ہونے سے زیادہ نہین ہے تو اِس سے
بھی کچھہ مخالفت علم و مذہب کے ثابت نہین ہوتی۔ پس وہ باتین جو عقاید مسلمہ
مذہب مین سے نہون اور جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت نہون اگر مذہب
مین داخل ہوگئی ہون؛ یا وہ مسایل جنکا ثبوت براہین ہندسیہ اور دلایل منطقیہ
سے قطعی طور پر نہوا ہو؛ اگر علمی مسایل کہے جاتے ہون تو اس سے تخالف
دونون کا ثابت نہین ہوتا۔ تخالف کے لئے تو وحدت موضوع اور محمول؛
قوۃ و فعل؛ شرط اور اضافت؛ جزو اور کل؛ مکان اور زمان؛ کی شرط ہے' اگر اِن مین سے
ایک مین بھی فرق ہوا تو تناقض ثابت نہوگا۔ اسلئے جب تک مذہبی اور
علمی مسایل دونون اپنے طور پر قطعی اور یقینی نہون اُنکے اتحاد مین
خلل نہوگا اور اَلْیَقِیْنُ لَایَزُوْلُ اِلَّا بِیَقِیْنٍ مِثْلِہٖ کا مقولہ ہمیشہ پیش نظر ہے

پیش نظر رکھنا پڑیگا۔

دوسرا سبب یعنی مذہب اور علم کا اپنے اپنے حدود سے تجاوز کرنا، وہ یہہ ہے کہ جو قدرتی حدین مذہب اور علم کی ٹھہرے ہوئے ہین؛ اُن سے کوئی باہر نکل جاوے اور دوسرے کی سرحد مین چلا جاوے مثلاً عالم شہادت اور ناسوت علم کی مملکت ہی، اور عالم غیب اور لاہوت مین مذہب کی حکومت۔ موجودات عالم کی تحقیقات کرنا، اور مادّی کائنات کی حقیقت دریافت کرنی علم سے متعلّق ہے، اور خدا کو پہچاننا، اور اُسکی مرضی دریافت کرنی؛ اور اخلاق حسنہ سے نفس کو آراستہ کرنا، اور بعد الموت کے آنے والی حالت کے لئے تیاری کرنی؛ مذہب کا کام ہے۔ مذہب کے حدود سے خارج ہے، کہ وہ دنیاوی فلسفہ سکھاوے؛ یا ہئیت وہندسہ کی تعلیم دے؛ اور موجودات عالم کی تحقیقات کرے۔ اسکا کام نہین ہے؛ کہ وہ لوگون کو سکھاوے کہ اس عالم کی ترکیب اور ترتیب کیونکر ہوئی؛ وہ کس مادّہ سے بنایا گیا؛ مادّہ خود کیا ہے؛ ہیولے اور صورت کسے کہتے ہین؛ اجزاء لایتجزّے کیا شئی ہین؛ ابعاد ثلٰثہ اور عناصر اربعہ کیا ہین۔ اُسکا کام نہین ہے کہ وہ اسبات پر غور کرے کہ یہہ تخت کی طرح سطح جسپر ہم رہتے ہین گول ہے یا چپٹی؛ اور یہہ نیلی نیلی چھت جو ہمین نظر آتی ہے فضائی محض ہی یا سونے چاندی کا گنبد۔ سورج ہمسے کتنا دور ہے؛ کتنی برس مین توپ کا گولہ زمین سے اُس تک پہونچسکتا ہے۔ وہ منوّر ہے یا تاریک؛ متحرک ہی ہے یا ساکن؛ آباد ہے یا ویران؛ اگر آباد ہے تو اُسکے رہنے والے ہماری

صورت و شکل کے آدمی ہین یا بدم بندر۔ اگر مذہب ان باتون مین دخل دے تو سمجھنا چاہئے کہ اُسنے اپنے حدود سے باہر قدم رکھا، اور اپنے دوست یعنی علم کی سرحد مین مداخلت کی۔ یہہ گویا اسکی طرف سے لڑائی کا پیام سمجھا جاے گا، اور ضرور دونون مین جنگ شروع ہوگی۔ ہان یہہ سچ ہو کہ مذہب ان علمی باتونپر اشارہ کرتا ہی اور الہامی کتابونمین قادر مطلق کی بے نظیر قدرت کے ظاہر، اور اسکی وجود کے ثابت کرنیکے لئے سادے اور عام فہم طریقہ سے مطابق اُس زمانہ کے خیالات اور معلومات کے کچھ کچھ ان چیزونکا اجمالاً بیان ہوتا ہی اور اُس پر فکر و غور کرنے، اور اسکے وقایق وحقایق کی تحقیق پر، رغبت دلائی جاتی ہے، مگر صرف اشارون اور عام فہم باتون مین۔ آیندہ علم کا کام ہے کہ وہ بذریعہ اُن آلات کے جو تحقیقات اور ادراک اشیاء کے لئے انسان کو دیئے گئے ہین، یعنے حواس اور عقل، اُن کی حقیقت دریافت کرے، اور اپنے وسیع مملکت مین آزادی سے اپنا کام کرے۔ علم کا کام ہے کہ قدرت کے کارخانے پر نظر کرے، موجودات اور قدرتی مصنوعات کو غور کی نگاہ سے دیکھے، انکی درجے قرار دے، انکا باہمی تناسب ثابت کرے، اُنکی اصلیت اور خاصیت اور حالت سے بحث کرے۔ اسے اختیار ہے کہ وہ کوشش کرے اس بات کی دریافت کرنے کی، کہ آسمان کیا چیز ہی، زمین کیا شئے ہے، نباتات اور حیوانات دریا اور پہاڑ ونکی ترکیب کیونکر ہوی ہے، پانی کیسے برستا ہی، ہوا کیونکر چلتی ہے، آفتاب متحرک ہے یا ساکن، چاند نورانی ہے یا تاریک، یہہ نیلا نیلا گنبد جو نظر آتا ہے اُسکی حقیقت

کیا ہے؟ ہزارون چراغ جو اُسمین جلتے ہوئے نظر آتے ہین وہ کیا ہین، اُنکی جسامت اُنکا بعد اُنکی خاصیت کیا ہے، پھر وہ آباد ہین یا ویران چلتے ہین یا ٹھہرے ہوئے۔ نباتات کے کتنی قسمین ہین؟ حیوانات کی اصل کیا ہی؟ اور اُن کے خاندان کتنے ہین۔ پھر انسان کیونکر بنا؟ وہ اپنی نوع مین اَور حیوانون سے جدا ہے یا صرف ترقی یافتہ لنگور ہے۔ غرض کہ جہانتک عقل اور حواس کام دیسکین، وہ موجودات عالم پر غور کرے اور اُسکی تحقیقات۔ اُسے اختیار ہے کہ عقل کے گھوڑے جہانتک وہ اپنے وسیع میدان مین دوڑا سکے دوڑاے، اور اپنی قلمرو کے جنگل مین جہانتک ہو سکے وہ گھومتا اور چکر لگاتا پھرے۔ مگر اسکے لئے بھی ایک حد ہے، جس سے وہ تجاوز نہین کر سکتا! اگر اس سے وہ تجاوز کریگا اور مذہب کی سرحد مین قدم رکھیگا تو اُسکی طرف سے گویا لڑائی کا اشتہار ہو گا، اور وہ ضرور مذہب پر حملہ کرنے والا سمجھا جاوے گا۔

علم موجودات کی حالات اور انکی خواص اور تاثیرات دریافت کرسکتا ہی مگر سواے نام کے کسی عنصر یا بسیط کی ماہیت اور حقیقت نہین بتا سکتا۔ وہ آسمان اور زمین کے خلقت کی آغاز اور انسانکی پیدائش مین کرورون سال کا زمانہ قرار دے سکتا ہی، مگر اُسکا آغاز کیونکر ہوا اسی نہین سمجھ سکتا۔ وہ چاند سورج زہرہ و مشتری، مریخ و عطارد، اور تمام سیّارونکی جسامت، اُنکا فاصلہ اور اُنکی گردش کی مُدّت جان سکتا ہی، مگر قدرت کے اُس بھید کو نہین بتا سکتا، جس سے اُنکی جسامت اور حیز اور فاصلہ کے ایک معیّن اندازہ پر

قرار پانے کی علت معلوم ہو اور اُن کے ایک مقرری چال پر گردش کرنے کا سبب سمجھ مین آوے - آفتاب ہر کہ وہ اپنے محور پر ایک معیّنہ چال پر گھوم رہا ہے مگر اُسکی چال کی مُعیّن کرنے والی قوت کون ہے [1] وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ - چاند ہر کہ اُسکے پھرنے اور سیر کرنے کے لیے منزلین مقرر ہین جنسے وہ باہر نہین جاسکتا مگر اُسکی منزلین ٹھہرانے والی طاقت کیا ہے [2] وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ - آفتاب ہر کہ چکر کھا رہا ہے چاند ہر کہ دورہ کر رہا مگر وہ کون سی زبردست قوت ہے جو دونون کو اپنی اپنی حدود سے تجاوز نکرنے پر مجبور کئے ہوئی ہے [3] لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ علم بتا سکتا ہے کہ آسمان و زمین اور تمام ستارون بلکہ ساری دنیا کی چیزون مین ایک قوت کشش کی ہے جس سے وہ سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے اور ایک دوسرے کے محافظ ہین مگر وہ قوت کیا ہے اور اسکا دینے والا اور قایم رکھنے والا کون ہے اِسکی ادراک سے اسکی سمجھ قاصر ہے [4] اللّٰهُ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا وہ عالم کی بناوٹ کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ بے انتہا اور بیشمار مختلف

---

[1] سورج چلا جاتا ہے اپنی ٹھہری ہوئی راہ پر یہ اندازہ ہے مقرر کیا ہوا اُس زبردست باخبر کا -

[2] اور چاند کے لئے ہمنے مقرر کر دئے ہین منزلین یہانتک کہ پھر آجاتا ہے جیسے پرانی ٹہنی -

[3] نہ سورج کو پہنچ سکتا ہے کہ پکڑ لے چاند کو اور نہ رات بڑھ سکتی ہے آگے دن سے - اور ہر کوئی ایک ایک گھیرے مین پھرتے ہین -

[4] اللہ روکے ہوئے ہے آسمان و زمین کو گرنے سے اور اگر گر پڑیں تو کون اُن کو روک سکتا ہے اسکے سوا وہ ہے بردبار بخشنے والا -

قسم کے اجزاء لا یتجزی کے باہمی تصادم سے جو فضای غیر محدود مین اوڑتے پھرتے تھے کروڑون برس کی مدت مین بنا ہے، مگر اسکی قوت مدرکہ اس امر کے ادراک سے قاصر ہے کہ وہ اجزاء لا یتجزی کیا ہین، انکی ابتدا کب سے ہے، انہین فضاے غیر محدود مین کسنے چھوڑا، اور کس قوت نے انکو ترکیب دیکر ایسی حیرت انگیز دنیا بنائی۔ اِنَّ فِی ذَالِكَ لَاٰیٰتٍ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ وہ علم تشریح سے انسان کی ایک ایک رگ اور ایک ایک پٹھے کی تفصیل اور اسکی جسم کی ترکیب اور اسکی مختلف حواسون کے خواص بتا سکتا ہے، مگر اسکے پاس کوئی ایسا آلہ نہین ہے جو اس چیز کو بتا سکے جسے جان کہتے ہین اور جس سے یہہ خاک کا پتلا زمین پر بیٹھے بیٹھے آسمان کی سیر کرتا ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اوسنے سیارون کی دیکھنے کے لئے بڑی طاقتور دوربینین ایجاد کین، اور اسکے ذریعہ سے کروڑون میل کے فاصلہ سے انکے جسم اور چیز اور دایرہ کو دیکھا، مگر وہ کوئی ایسی دوربین ایجاد نکر سکا جو ان ستارون کے بنانے والے کو دیکھ سکتا۔ اوسنے آسمانون کی کیفیت، ستارون گردش، برجون کی تعداد، دریافت کرنے کے لئے رصدخانے بناے، اصطرلاب ایجاد کئے، مگر وہ قدرت کے ان قوتون کے جاننے کے لئے جو ان چیزونمین چھپی ہوئی ہے اور جس سے یہ طلسم کا کارخانہ چل رہا ہے، نہ کوئی رصدخانہ بنا سکا، نہ کوئی اصطرلاب ایجاد کرسکا۔ کیونکہ یہہ اسکی اختیار سے خارج، اور اسکے حدود سے باہر ہے جب وہ

اپنی حد سے آگے بڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو مذہب اُسے روک دیتا اور کہتا ہے کہ اگر ایک قدم آگے بڑھایا تو تجلّیِ الٰہی تجھے جلا کر خاک کر دیگی۔ اب آگے عالمِ غیب اور عالمِ لاہوت ہے جہاں سے میری حکومت شروع ہوتی ہے۔ مذہب بتاتا ہے کہ عالمِ شہادت مین جو کچھہ تم دیکھتے ہو ان تمام چیزون کا ایک بنانے والا ہے، جسکی قدرت کے قدم کے نشان ہر جگہہ پائے جاتے ہین؛ اور جسکی ہستی کا ثبوت؛ آسمان اور زمین؛ چاند اور سورج؛ پہاڑ اور دریا؛ آگ اور پانی؛ ہوا اور خاک؛ بلکہ ریگ کے ہر ذرّہ؛ اور سمندر کے ہر قطرہ؛ اور درخت کے ہر پتّے سے ہوتا ہے۔

وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَهٗ اٰیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ[1]

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

کوئی ستارہ آسمان پر؛ کوئی جاندار زمین پر؛ کوئی پرند ہوا مین؛ کوئی درخت جنگل مین؛ ایسا نہین ہے جو اُسکی خالق اور صانع ہونے پر گواہی ندیتا اور اپنی زبانِ حال سے اپنے پیدا کرنے والے کی تسبیح اور تقدیس نکرتا ہو۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ[2]۔

جبکہ ہم ایسی ذات کی معرفت اور اسکی صفات کا علم اور اسکی مرضی دریافت کرنا چاہتے ہین؛ اور اس تک پہونچنے کا شوق ہمکو پیدا ہوتا ہے؛ تو علم اسکی دروازہ تک پہونچا کر یہہ کہتا ہوا رخصت ہوتا ہے لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً[3] لَاحْتَرَقْتُ۔ اگر یک سرِ موی برتر پرم؛ فروغِ تجلّی بسوزد پرم

---

[1] اور ہر ایک چیز مین اسکی نشانی ہے جو دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ اسکا بنانے والا ایک ہی ہے [2] اور کوئی چیز نہین ہے مگر تسبیح کرتی ہے اسکی تعریف مین مگر تم اسکی تسبیح نہین سمجھتے [3] اگر ایک انگشت بھر آگے بڑھون تو جل جاؤن۔

علم ہمکو ایک قادر مطلق کی ہستی کا اقرار کراکے (خواہ وہ خالق کے نام سے ہو یا علۃ العلل کے پردہ مین) بھٹکتا ہوا اور اندھیرے مین ٹکرین مارتا چھوڑ جاتا ہے، اسوقت مذہب وحی کی مشعل لیکر ہمارے راہ بتانے کے لئے سامنے آتا ہے؛ اور ہمکو اپنی نہ بجھنے والی روشنی دکھا کر سیدھے راستہ پر لاکر کھڑا کر دیتا ہے، جہانسے اسکے جلال و جمال کی نشانیان نظر آنے لگتی ہین؛ اُسکی وصال کا شوق بڑھتا جاتا ہے؛ اور جسمانی اور ظلمانی حجاب دور ہونے لگتے ہین؛ یہانتک کہ آخر کار وہ ایسی حالت پر پہونچ جاتا ہے کہ کانون مین کوئی آواز نہین آتی اِلّا اسکی؛ آنکھ کسی چیز کو نہین دیکھتی اِلّا اُسے؛ دل مین کوئی خیال نہین گزرتا الا اُسکا - بِہٖ یَسْمَعُوْنَ وَاِلَیْہِ یَنْظُرُوْنَ وَفِیْ عَظْمَتِہٖ وَجَلَالَتِہٖ یَتَفَکَّرُوْنَ وَبِمَلَائِکَتِہٖ یَتَشَبَّہُوْنَ وَاِلٰی لِقَاءِ رَبِّہِمْ یَشْتَاقُوْنَ -

غرضکہ یہہ ہین علم اور مذہب کے حدود جو مختصراً ہمنے بیان کئے - پس اگر علم جسکی رسائی عالم ارواح اور ملکوت تک نہین ہے؛ اور جو انسان کی آیندہ زندگی کے حالات جاننے کا کوئی ذریعہ نہین رکھتا؛ ان باتون مین دخل نہ دے اور اپنے دوست مذہب کے حدود مین مداخلت نکرے؛ تو مذہب کبھی اُس سے مزاحم نہو گا بلکہ اُسکے قلمرو مین وہ اُسے ہوا اور روشنی کی طرح آزاد رہنے دیگا؛ اور جہانتک وہ اپنے اصلی دشمن یعنی جہل سے مقابلہ کرے؛ اسکا معین و مددگار ہوگا؛ بلکہ اسپر فتح حاصل کرنے پر اُسے مبارکباد دیگا - البتہ اگر اُسنے اُسکی حدود مین مداخلت کی؛ اور الہیات کے مسایل اور مبدا و معاد کی

باتون مین دخل دیا؛ تو مذہب اسکو اپنے اوپر حملہ کرنے والا سمجھیگا اور اُس سے مقابلہ کریگا، اور اُسے سخت زنجیرون مین قید کرکے اپنے لوگون کو اس سے ملنے کا مانع ہوگا۔

پس اے میرے دوستو۔ مذہب اور علم کی مخالفت صرف غلط فہمی یا اپنے اپنے حدود سے تجاوز کرنے سے پیدا ہوتی ہے، اور اسی لیئے ایک دوسرے کے مخالف سمجھے جاتے ہین۔ اگلے زمانہ مین جبکہ یونانیون کا فلسفہ اسلام مین پھیلا تو مخالفت کا خیال زیادہ تر اسلیئے پیدا ہوا کہ اُنکے فلسفہ نے اپنی حکومت کی کوئی حد نہ رکھی تھی، اور اُسنے مذہب کی ریاست مین اپنے احکام جاری کرنے چاہیے تھے؛ بلکہ مذہب کے لیئے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ابھی نچھوڑا تھا؛ اُسنے اپنا کام اَلتَّشَبُّہُ بِالْاِلٰہِ بِحَسْبِ الطَّاقَۃِ البَشَرِیَّۃِ قرار دیا تھا اور جواہر روحانیہ؛ اور حالات نفسانیہ؛ اور مبدا و معاد کی تحقیق کو اپنے حدود مین داخل رکھا تھا، اُسے صرف موجودات عالم اور عالم شہادت ہی سے بحث نہ تھی؛ بلکہ عالم غیب اور ملکوت اور لاہوت کو بھی اپنی قلمرو مین سمجھتا تھا۔ ایسی حالت مین لامحالہ مذہب نے اُسکی مخالفت کا اشتہار دیا؛ اور اُس سے مقابلہ کیا، اور اپنے کمزور اور ضعیف لوگون کو اُس سے ملنے کو منع کیا مگر اب وہ صورت نہین رہی۔ اس زمانہ کے علم نے اکثر اپنے حدود قائم کر دیئے ہین؛ اور سوا عالم شہادت کے وہ عالم غیب اور ملکوت اور لاہوت مین دخل نہین دیتا۔ اور وہان تک رسائی اپنی قدرت سے خارج سمجھتا ہے؛ اب جو کچھ مخالفت نظر آتی ہے؛ وہ اکثر غلط فہمی پر مبنی ہے، اور مذہب کے حدود سے تجاوز کرنے پر۔ اگر یہ غلط فہمیان

دور نکر دی جائین، اور وہ اپنے حدود سے تجاوز کرنے پر نہ روکا جائے تو
بلاشبہہ موجودہ حالت مذہب کی علم کی مقابلہ مین اطمینان بخش نہوگی، اور
نہ ہمارا خیال اسلام کی اشاعت کا اہل علم کے سامنے مناسب ہوگا، اور
ضرور ہمین اُن لوگون کے سامنے جو فطرت کے خلاف کسی بات کو نہین مانتے
مشکل پیش آویگی۔ مگر ہمین اس مشکل کو مشکل سمجھنا چاہئے اور نہ اس سے اندیشہ
کرنا، اسلئے کہ فرمان شاہی جسمین مذہب کے حدود اور اختیارات اور قانون
اور ضابطے سب لکھے ہوئے ہین وہ ہمارے پاس بجنسہ اور بعینہ موجود ہے
اور جسطرح خدا نے بھیجا تھا، ویسا ہی بغیر کسی قسم کی تحریف اور تغیر کے وہ ابتک
ہر ایک مسلمان کے ہاتھ مین ہے، وہ فرمان شاہی خود تمام غلطیون کو دور کرتا،
اور اسلام کے حدود بتاتا اور بآواز بلند کہتا ہے کہ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔[1]

اے میرے دوستو اب وقت نہین ہے کہ مین علم اور مذہب کی
موافقت کی نسبت کچھ زیادہ کہون، بلکہ جو کچھ کہا گو وہ اس مضمون کے لحاظ سے
نہایت کم ہے، مگر اس موقع کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے اسلئے مین اُسے
کسی آئندہ وقت کے لئے ملتوی کرتا ہون، اور انشاء اللہ تعالی کسی اور موقع
پر اسی مضمون پر تفصیلی بحث کرونگا۔ ابھی مجھے چند سوالات کا جواب دینا باقی ہے۔
ایک یہ کہ اسلام مین سیکڑون فرستے ہین؛

[1] یہ ہین مقرر کی ہوئین حدین خدا کی نہ بڑھو اُس سے اور جو کوئی اُس سے بڑھیگا وہ ظالمون مین سے ہوگا۔

کس فرقے کا اسلام جاری کرنا منظور ہے؛ اسکا جواب یہہ ہے کہ اُس اسلام کا جاری کرنا منظور ہے جو قرآن مین ہے؛ اور جسکو جاری کرنے کا حکم خدا نے دیا ہے؛ اور جسکو خدا کے رسول نے جاری کیا، اور جسے اسکے بعد اُسکے اصحاب اور اہل بیت جاری کرتے رہے - اگر لوگون نے اس اسلام مین کچھ ملا دیا ہے؛ اور اُنکی تفریق سے اسلام کی حقیقت چھپ گئی ہے؛ اس سے اصلی اسلام کی حقیقت معلوم ہونے مین کچھ دشواری نہین ہے، اوّل تو ہزارون بندے خدا کے ایسے ہین جو اُس سچے اسلام کے معتقد اور اسکے پابند ہین تو خدا کی زمین ایسے لوگون سے خالی نہین ہے اور آسمان نے ایسے مسلمانون کو ابھی زمین کے پردے سے اُٹھا نہین لیا ہے - اور اگر فرض کرو کہ کوئی ایسے اسلام کا جاننے والا صفحۂ زمین پر باقی بھی نہو؛ تو وہ کتاب تو باقی ہے جسمین اسلام کی سچّی تصویر بنی ہوئی ہے؛ اور ہمیشہ باقی رہیگی - اگر لوگون نے غلط فہمی یا نادانی یا تعصّب سے اسلام کی خوبصورت شکل کچھ بگاڑ دی ہے؛ اور اختلاف مذاہب سے اسلام مختلف شکلون اور مختلف صورتون مین نظر آرہا ہے؛ یہانتک کہ اُسکی پیاری صورت کا بعض جگہہ کفر و شرک کی بھدّی اور کالی شکل سے تمیز کرنا بھی مشکل ہے؛ اس سے اسلام مین کچھ خلل نہین ہوسکتا؛ اور نہ اسلام کی اصلی صورت چھپ سکتی ہے - اسلئے کہ اسلام کی درحقیقت اصلی صورت وہ نہین ہے جسکو علم و حکمت کے دشمن دکھاتے پھرتے ہین؛ بلکہ اصلی تصویر اُسکی اُس البم مین موجود ہے جو اسکے مصوّر نے نہایت احتیاط سے اپنے امین کے ہاتھون اپنے رسول کے پاس بھیجی تھی - اور جسکو وہ پاک

بندہ خدا کا خدا کے بندون کو دکھا کر اسکا گرویدہ کرتا تھا؛ اور جسکو اُسکے
یار اور ہمراہی بغل مین لئے ہوئے تمام دنیا کو دکھاتے پھرتے تھے؛ اور
جسکو دیکھکر سارا جہان اسکا شیفتہ اور عاشق ہو گیا تھا؛ اور جسکی صدہا
ہزارہا لکھوکہا نقلین بغیر کسی قسم کی تغیر و تبدیل کے ہر مسلمان کے پاس اسوقت
موجود ہین - جب وہ سچا اور صحیح فوٹو تم مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین ہے
تو کس بات کا تمکو خوف ہے؛ اس اصلی تصویر کو بغل مین دبا کر جہان چاہو جاؤ
اور اسلام کی شبیہہ دنیا کو دکھلاؤ۔ پھر دیکھو کہ اس تصویر کے کتنے چاہنے والے
پیدا ہوتے ہین؛ اور کتنے لوگ اُسپر جان و دل قربان کرتے ہین سے

بنمای رخ کہ خلقی والہ شوند و حیران ؞ بکشای لب کہ فریاد از مرد و زن برآید

اسلام کی دعوت قیامت تک جاری رہنے کے لئے بڑی اطمینان کی بات
جو ہے وہ یہی ہے کہ اسکا اصلی دعوت نامہ ہمارے پاس موجود ہے؛ اور
بغیر کسی قسم کی کمی و بیشی کے اُسکے اصول اور احکام معلوم؛ اور مَا بَیْنَ
الدَّفَّتَیْن محفوظ ہین - نہ زمانہ کا ہاتھ اُسے بدل سکا؛ نہ بدل سکتا ہے
نہ انسانون کی تحریف کا اثر اوسپر ہوا؛ نہ ہو سکتا ہے - لَا[؎] یَأْتِیهِ الْبَاطِلُ
مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِیلٌ مِّنْ حَکِیمٍ حَمِیدٍ - اُس پاک
کتاب مین جو اسلام لکھا ہے وہی سچا اسلام ہے؛ اور اُسیکا پھیلانا
ہمین منظور ہے - اگر مذہب کو لوگون نے بگاڑ دیا ہے؛ اور اختلاف اور
تفریق سے اسمین لوگون کے خیالات اور رائین اور باتین داخل ہو گئی ہین؛

؎ نہین آتا ہے باطل اُسکے سامنے یا اوسکے پیچھے سے یہہ بھیجا ہوا ہے حکمت والے سراہے ہوئے کی طرف سے۔

اُسکا اثر اسلام پر نہین پہونچسکتا' نہ پاک کتاب مین اُس سے کچھ فرق آسکتا ہی۔ وہ باتین بمنزلہ نقاب کے ہین جو اُسکے پیارے منہہ پر پڑگئے ہین' یا مثل لباس کے ہین جو اپنے مذاق اور طبیعت اور خواہش کے موافق انسانون نے اُسے پہنا دئے ہین' جب وہ نقاب اوتار دئے جائین؛ اور وہ مختلف لباس الگ کرلئے جائین؛ تو اسلام کی دلربا اور دلفریب صورت جیسی تھی ویسی ہی نظر آنے لگیگی سے وہمہ در گرشود لباس بدل ؛ مرد صاحب لباس را چہ خلل ؛ رہا یہہ امر کہ باہمی اختلاف کے سبب سے کوئی مسلمان اصل اسلام کی اشاعت کا ہارج ہو اور توحید اور رسالت کی منادی کرانے مین خلل ڈالنے اور قرآن کی وعوت دینے مین اختلاف کرے اسے مین نہین مانتا میرے نزدیک کوئی مسلمان کسی فرقہ کا ہو؛ اشاعت اسلام مین اپنے فروعی اختلاف سے خلل ڈالنے کی ہرگز جرأت نکریگا' اور منکرین اسلام کو اپنے جھگڑون کے سبب سے اصل اسلام کی دعوت دینے مین ہارج نہوگا۔ کون کافر مسلمان ہوگا جو کفر کی کسی شاخ کو اصل اسلام پر مقدم سمجھے' یا کفر کے کسی فرقے کو اسلام کے کسی فرقہ پر ترجیح دے۔ آپ مولوی عبد القدوس سے پوچھین یا میان مدار بخش سے یا کسی اور سے؛ یقینا سب یہی جواب دینگے کہ سب جھگڑے طاق پر رکھو؛ اور خدا کے نام کی منادی کرو۔ لوگون سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کراؤ پھر اسکے بعد فروع مین لڑتے جھگڑتے رہو۔ جب فرقہ مین اسلام کے کوئی داخل ہوگا مسلمان کہلائیگا اور اسلام کا جلوہ ہر صورت مین نظر آئیگا۔ مسلمان مسلمان ہین اور کافر سے ہزار درجہ بہتر؛ اشعری ہون یا معتزلی وہابی ہون

یا بدعتی، شیعہ ہون یا سنی، اسلام کے وسیع دائرہ سے کوئی خارج نہین ہے

شاخِ گل ہر جا کہ روید ہم گلست   خُمِ مُل ہر جا کہ جوشد ہم مُست

گر زمغرب بر زند خورشید سر   عین خورشیدست نی چیز دگر

گر ز بغداد و ہری یا از ری اند   بے مزاجِ آب و گِل نسلِ وی اند

پس اول ہمکو فکر کرنی چاہیئے، توحید کے پھیلانے اور خدا کے منکرین یا تین خداؤن پر اعتقاد رکھنے والون کو موحد بنانے، اور آنحضرتؐ کی رسالت پر ایمان لانے، کی نہ کسی اور بات کی۔ اگر ہم اسمین کامیاب ہوئے اور ایک پھرے ہوئے دل کو بھی اسکی طرف پھیر لیا، یعنے ایک منکر کو بھی مومن بنا لیا، یا ایک عیسائی کو بھی تثلیث کے گورکھ دھندے سے نکال دیا، ہماری سعی بلاشبہہ مشکور ہوگی، اور ہم خدا کے سامنے بلاشک سُرخرو اور اُسکے نام کی منادی کرنے والون مین داخل ہو جائین گے۔

اب رہا تیسرا شبہہ کہ کیا ذریعہ اطمینان حاصل کرنے کا ہے اسپر کہ جو روپیہ مسلمانون سے وصول ہوگا وہ ضایع نہوگا، اور جس کام کے لئے وصول کیا جاتا ہے اُسی مین صرف ہوگا۔ یہہ شبہہ ایسا ہے جسکی نسبت مجھے کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہین ہے۔ دنیا کے کام عموماً اعتبار اور بھروسے پر چلتے ہین، ہندسی دلیلون کی طرح اونپر کامل یقین اور پورے اطمینان حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہین ہوتا۔ جبکہ ہم ایک دولتمند نیک طینت فیاض طبیعت ہوشیار اور سمجھدار مسلمان کو جیسے کہ عبد اللہ صاحب عرب ہین اسکام پر مستعد دیکھتے ہین، اور انکے حالات اور خیالات اور برتاؤ اور رویے

بھی بخوبی واقف ہین اور یہہ بھی ہمکو معلوم ہوگیا ہے کہ انھون نے خود جاکر اُس خدا کے بندہ کی جسنے یہہ کام اپنے ذمہ لیا ہے تمام حالات دریافت کرلئے ہین اور اُنکو اطمینان ہے کہ یہہ کام عمدگی سے چلیگا اور جس کام کے لئے روپیہ وصول کیا جاتا ہے اُسی مین صرف ہوگا تو ہمکو اسمین شبہہ کرنے کا کوئی قوی سبب نہین ہے سوای اسکے حاجی عبد اللہ صاحب خود ایک رقم خطیر اپنے پاس سے صرف کرنے پر آمادہ ہین بلکہ بدرجہ مجبوری کل خرچ اپنے پاس سے دینے کو موجود - اور نیز ویب صاحب خود یہان آنے پر مستعد اور آپکے ملنے کے لئے آمادہ ہین اور غالبًا آوینگے بھی تب خود آپ کو موقع اُنکے تمام حالات دریافت کرنے اور اپنے اطمینان حاصل کرنے کا ملیگا - ان حالات مین بظاہر کوئی وجہ بے اطمینانی کی اور روپیہ کے تلف یا ضایع ہونے کا اندیشہ نہین ہے - رہا یہہ امر کہ خود اُنکو اسلام اور شریعت سے کہانتک واقفیت ہے اور وہ خود اسلام کی حقیقت کیا جانتے ہین اور کسطور سے اُسکی منادی اپنے لوگون مین کرینگے اُسکی نسبت مین صرف اتنا کہتا ہون جبکہ ایک سمجھدار ذی علم لایق اور صاحب استعداد یورپین نے اسلام کے اُصول کو سچا جانا اور خدا کو ایک پیغمبر کو برحق اور قرآن کو کلام آلہی مان لیا ہے تو اس سے یہی امید ہے کہ وہ اپنے اہل وطن کے خیالات اور مذاق کے موافق ایسے طور سے اسلامی اُصول اُن کو سکھائیگا جسکی تقلیدی مسلمانون سے توقع نہین ہوسکتی اور اُسکا اثر بھی اُنپر وہ ہوگا جو ہماری تحریرون اور تقریرون سے نہین ہوسکتا اگر اسمین کسی کو شبہہ ہو تو یورپ کے اُن عالمون کی تحریرون کو دیکھے

جنھون نے باوجود علانیہ مسلمان ہونیکے اسلام کی نسبت اپنی رای ظاہر کی ہے؛ اور فقط قرآن مجید کے ترجمہ کو دیکھکر اور آنحضرتؐ کی سیرت پر مطلع ہوکر متعصب پادریون اور نامنصف مورخون کے غلط الزامات کو رد کیا ہے؛ اور قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ایسی خوبیان ظاہر کی ہین؛ کہ مین تو اسوقت ساری اسلامی دنیا مین تھوڑی ہی سی مسلمان عالمون کی نسبت خیال کرسکتا ہون؛ کہ وہ اسلام کے منکرین؛ اور قران پر معترضین؛ اور سرور کائنات کی ذات مبارک پر نکتہ چینی کرنے والون؛ اور حکیمون اور فلسفیون؛ کے دلون پر اپنی تحریرون سے ایسا اثر ڈال سکین؛ اور ایسی مدلل اور عمدہ تحریرین کرسکین - بلاشبہہ ہزارون مسلمان عالم ایسے موجود ہین؛ جو مسلمانون کے حلقے مین بیٹھکر اسلام کا وہ بیان کرین؛ کہ سننے والون کو عرش برین کی زیارت کرادین؛ اور اپنے مریدون کو وہ داستانین اور کہانیان سنائین؛ کہ سامعین فنا فی الاسلام کے درجہ پر پہونچ جائین؛ انبیا کے معجزات اور اولیا کی کرامات کا ذکر اس فصاحت سے فرمائین؛ کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا غلغلہ ملاء اعلیٰ تک پہونچے؛ اور آسمان و زمین کے عجائبات کی وہ تفسیر کرین؛ کہ ساتون طبق زمین کے اور ساتون پردے آسمان کے سننے والون پر کھل جائین - مگر کہان ہین وہ عالم مسلمان؛ جو منکرین کے سامنے اسلام کی ایسی حقیقت بیان فرمائین؛ کہ اُنکے دل کے شکوک اور شبہات نکل جائین؛ اور علم و حکمت کے جاننے والے اُسے سنکر اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا پکارنے لگین - کہان ملین گے وہ محقق مسلمان؛ جو اسلام کی

حقیّت اُن لوگونپر ثابت کرین جوکسی بات کوبھی خلاف فطرت کے نہین مانتے'
اورکہان پائینگے ہم اُن مُسلمان واعظون کو؛ جوخدا کے اقوال کوخدا کے
افعال سے مطابق ہونا ثابت کر دکھائین؛ اورعلم کے حملے سے مذہب کو بچائین
اے میرے عزیزو؛ مسلمانون کو وجدین لانا؛ مومنین کوجوش دلانا؛
معتقدین کے دلون کو مسخّر کرنا؛ مریدون پر وجد اورمحویت کی حالت طاری
کردینی بخدا آسان اورنہایت آسان ہے - مجنون کے نالہ و فریاد کے
لئے لیلی کا نام بس ہے' اورفرہاد کے سر پھوڑنے کے لئے شیرین کی یاد
دلانی کافی ہے' مگر منکرین کے دلون مین اسلام کی سچائی بٹھانی؛ اورمذہب
کے نہ ماننے والونپر اسلام کی حقیت ثابت کرنی؛ اورمعترضین کے اعتراضون
کی تردید؛ اورعیب نکالنے والون پر اسکی خوبیون کا اثبات؛ اورحکیمانہ
اورفلسفیانہ باتون کا جواب؛ اوراسلامی مسایل اورمذہبی روایات کا فطرت
اورعلم سے مطابق کر دکھانا؛ مشکل اورنہایت مشکل ہے - قیس کے کہنے سے
کہ "لیلی را بچشم مجنون باید دید" کوئی لیلی پر عاشق نہین ہوسکتا' فرہاد کی فقط
حالت دیکھکر دیکھنے والا شیرین پر جان نہین دینے لگتا' مجنون کے کہنے
سے کہ یہہ لیلی کے کوچہ کا کُتّا ہے؛ دوسرے لوگ اُسے پیار نہین کرسکتے
اورفرہاد کی شوریدگی دیکھکر دیکھنے والے بےستون سے جوئے شیر لانے پر
آمادہ نہین ہوتے - اسیطرح صرف ہماری اعتقادی باتون سے منکرین پر
کچھ اثر نہین ہوسکتا' اورہمارے تقلیدی خیالات سے اسلام کی حقیت دوسرے
لوگون پر ثابت نہین ہوسکتی - اُنکے دلونپر اسلام کی سچّائی بٹھانے کے لئے

ہمارا یہہ کہنا کافی نہین ہے کہ ہمارے مذہب مین ایسا ہی آیا ہے' یا ہماری کتابون مین ایسا ہی لکھا ہے' یا ہمارے مجتہدون اور عالمون نے ایسا ہی فرمایا ہے - اور چونکہ ہمارے خیالات دوسرے قسم کے ہین اسلئے ہم سے اسکی توقع کرنی فضول ہے' کہ ہم یورپ کے لوگون کے سامنے اسلام کے وہ حقایق بیان کرین جنکو سُنکر وہ اسلام کی طرف رغبت کرین' اور تمام مذہبون پر اُسے ترجیح دین - البتہ جو کوئی اُن تعلیم یافتہ لوگون مین سے مسلمان ہو گیا ہے یا آیندہ ہو' اور جسنے اسلام کی دعوت کا کام اپنے ذمہ لیا ہو اور آیندہ لے' اس سے بلاشبہہ اُسکی امید ہے کیونکہ ایسے آدمی کا دماغ دوسرے خیالات سے خالی اور تقلیدی باتون سے پاک ہو گا' اور اسپر سوا قرآن اور احادیث صحیحہ کے دوسرے کسی کے کہنے کا اثر نہو گا' اور نہ وہ تقلیداً ہر کتاب کو خدا کی کتاب اور ہر قول کو رسول کا قول سمجھیگا - اسلئے پوری امید ہے کہ وہ اپنی سعی مین کامیاب ہو' اور اسلام کی سچائی اور حقیّت اپنی قوم پر ثابت کر سکے -

صاحبو جو کچھہ مینے کہا وہ کتنا ہی ناتمام اور ناقص ہے' اور گو اُسمین نکتہ چینی کی بہت گنجایش ہے' مگر اسمین شبہہ نہین کہ غالبًا بہت سے لوگ ایسی دین کے شایق اور اسلام کے شیدا ہین کہ وہ اب کسی شبہہ یا خیال سے اشاعت اسلام کے کام کو غیر ضروری نہ سمجھین گے - بلکہ اور تمام کامون سے' جو مسلمانون پر فرض ہین' اِسے مقدّم جانین گے - اسلئے اب اُسکے جاری کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے - اُسکے لئے مین آپ کی توجہ مولوی حسن علی صاحب اشغط کی تقریر

دلاتا ہون جو ابھی وہ فرما چکے ہین' اور جسمین اُنھون نے مصارف و اخراجات کے لئے اسی ہزار روپیہ کا تخمینہ بتایا ہے - اب اُسکے جمع اور وصول کی فکر ہونی چاہئے' کہ یہی سب پر مقدم ہے اور سب سے مشکل ہے ۔ گر جان طلبی مضایقہ نیست ؛ زر میطلبی سخن درین است ؛ شاید اس جلسہ مین تو کوئی ایسا نہو گا' مگر اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ بہت سے مسلمان ایسے ہین' کہ اسلام کے ساتھ روکھی سوکھی ہمدردی کرنیکو بہت مستعد' اور سب سے آگے' مگر روپیہ سے مدد کرنے کے لئے نہایت کارہ' اور سب سے پیچھے - اسلام کی حالت اور مسلمانون کی مصیبت پر اتنی آہین کرین کہ آسمان اُنکی دھوئین سے سیاہ ہو جاوے' اور اُنکے غم مین اتنے آنسو بہائین کہ محرم کے اُجرتی رونے والے بھی شرما جائین - اپنے بزرگون کی کہانیان سُنکر یالیتنی کنت معہم کا اتنا غل مچائین کہ کروبیان ملاء اعلی بھی چونک پڑین' اسلام کے نام پر ایسی محبت اور ایسی شیفتگی ظاہر کرین کہ قیس اور فرہاد بھی شرما جائین - مگر جب کام کا وقت آوے اور روپیہ کی مدد مانگی جاوے' تو نظر بچا کر مجلس سے ایسے نکل جائین جیسے چور' اور اگر ... جائین اور نکل نہ سکین' تو چندہ کی فہرست لانے والے کی طرف ایسا گھورین ... پھانسی کی وارنٹ لانے والے کو' اور اگر شرما شرمی سے نام اور رقم ... ے' تو دینے کے نام پر ین گالیان' یہانتک کہ اگر ملک الموت بھی تقاضے ... آوے تو اسکو بھی جان دین' مگر نہ دین چندہ کا روپیہ - ایسے نام کے ... نون کا تو نام نہ لینا اور انکا ذکر نکرنا چاہئے' مگر بہت سے ایسے ہین ... کے نام پر مال کی کیا حقیقت ہے' جان دینے کے لئے مستعد اور گھر ...

قربان کرنے کے لئے آمادہ رہتے ہین، اور جنکو خدا نے استطاعت بھی
دی ہے ۔ ہمارا روی سخن بھی اُنہین لوگون کی طرف ہے، اُن سے اب حاجی عبد اللہ
صاحب عرب کی طرف سے، مولوی حسن علی صاحب کی طرف سے، اس مجلس کے
بانی حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب قبلہ کی طرف سے؛ توبہ توبہ مینے کیا غلطی کی اور
بھولے سے کن کن کے نام گنا دئے حضرات معاف کرنا انکی طرف سے نہین
بلکہ خدا اور خدا کے رسول کی طرف سے سوال کیا جاتا ہی کہ اس نیک کام مین جسکو تم نیک سمجھتے ہو
اور نیک سمجھتے ہو، اپنی ہمت اور استطاعت اور حالت کے مطابق کچھ دو، اور گول گول
سفید سفید بعض روپے جو اپنی ہین چند ٹکڑے خدا کی طرف سے مانگنے والونکی تھیلی مین بھی ڈال دو،
تاکہ ثابت ہو کہ تم مسلم ہو، اور اپنے اسلام کے دعوے اور اشاعت اسلام کی خواہش مین سچے ۔
اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ
اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہہ کہنا کہ ہم مسلمان ہین
کافی ہے اور امتحان کے بغیر یہہ دعوی تمہارا قبول کر لیا جائیگا ۔ ہرگز نہین ہرگز نہین
خدا تمھاری اس تکذیب کرتا اور فرماتا ہی کہ ہم بے امتحان کے نچھوڑینگے اور جو
تم سے اول تھے انکو بھی ان لئے بغیر نچھوڑا ۔ امتحان ہی سچ اور جھوٹ کی
ہے ۔ اور وہ امتحان کیا ہی؟ جان و مال، دولت و عزت، گھربار، کا سب
کو اُسکی محبت کے سامنے ہیچ سمجھنا، اور خدا کے نام پر سب کچھ قربان کر
کما قال اللّٰہ تعالی قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْ
وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ
مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ ال

اس امتحان مین کامل العیار نکلنا خدا کے خلیل ہی کا کام تھا جو سچے مسلم تھے اور
جو اپنے اسلام کے دعوی مین امتحان کے وقت سچے اور پورے اترے ۔
انکی ایک حکایت کیسی حکایت دلپر اثر کرنے والی بلکہ دلون کو ہلا دینے والی
مولانا جامی علیہ الرحمۃ کی سلسلۃ الذہب سے لیکر آپ کو سناتا ہون فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

حکایت

چون خلیل اللہ آن امام انام / یافت از حق موائد انعام
افسر دولتش نہاد بسر / خلعت خلقتش فگند ببر
شد پئے رہروان صاحبدل / بردل پاک او صحف نازل
کثرت مالش از عدد بگذشت / رمہ و گلہ اش ز حد بگذشت
کوہ و صحرا مواشی و نعمش / شہر و دہ پر حواشی و خدمش
لیک با این ہمہ نیاسود / پی کسب رضای حق می بود
روز بودے بشغل جہانے / شب در اندیشۂ خدا خوانے
در مقام مجاہدت قایم / در عبادت قدم زدی دایم
حال او را چو قدسیان دیدند / جز بمیزان ظن نسنجیدند
می ز میانہ گمان خردند / ظن بحال وے آنچنان بردند
کان ہمہ جد و جہد و میدمش / نیست جز در مقابل نعمش
عشق نعمت ز دست بدہی راہ / عشق منعم نساختش آگاہ
حق چو آن وہم و آن گمان دانست / چارہ آن در امتحان دانست

بهر نقد خلیل خواست محک — داد فرمان که فرقهٔ ملک

خلعت از صورت بشر کردند — سبحه گویان به وی گذر کردند

بانگ تسبیح و نعرهٔ تهلیل — برگرفتند در جوار خلیل

زان صدا و نوای روح افزا — عقل و هوش خلیل رفت از جا

نام جانان شنید و جان افشاند — آستین بر همه جهان افشاند

ای خوش آن نغمهای درد آمیز — که بود ذوق بخش و شور انگیز

برکند عقل را ز بیخ و ز بن — نو کند درد و سوز عشق کهن

چون شدند آن گروه سبحه سرا — خامش از سبحهای هوش ربا

با خود آمد خلیل داد آواز — کاین نوا را ز نو کشید آغاز

جان من از سماع ناشده سیر — بر خموشی چرا شدید دلیر

حالت صوفیان نگشته تمام — بر خمشی بود سکوت حرام

نیست در مذهب مسلمانی — جز به اتمام ذبح قربانی

مرغ را گر ز کف تو دانش است — نیم بسمل رها کنی نه خوش است

یا مکن قصد هیچ جانداری — یا چو کردی تمام کش باری

نیم کشته نه مرده نی زنده است — جان عاشق به این نه ارزنده است

حال اهل ضلال در عقبی — لا یموت است و هم لا یحیی

قدسیان گوهر ادب سفتند — در جواب خلیل حق گفتند

تا کی این ذکر رایگان گوییم — کار کردیم مزد آن جوییم

کار بی مزد هیچکس نکند — مزد نادیده کار کس نکند

کار خواهی مزد بگشا دست | گره از کار مزد بگشا دست

آنچه دارم زمان گفت عقار | میکنم بر شما دو دانگ نثار

بارِ دیگر کنید بهر خدا | این نوای طرب فزای ادا

به بیانِ بلیغ و لفظِ فصیح | بر گرفتند قدسیان تسبیح

بانگ قدوس و نعرهٔ سبوح | شد براهیم را هیج روح

دل و جانش در اهتزاز آمد | وجد و حال گذشته باز آمد

وجد و حالی چنان که هست محال | درک آن پیش وهم و عقل و خیال

بلکه بارسته از خیال دگان | نیست ادراکِ آن ترا امکان

قدسیان باز لب فرو بستند | زان نوا و خموش بنشستند

بانگ بر داشت آن ستوده سیر | که فدا می کنم دو دانگِ دگر

باز این ذکر را اعاده کنید | شورشش وجد من زیاده کنید

جانِ من ماهی ست و ذکرِ حق آب | صبر ماهی ز آب نیست صواب

ماهی از آبِ صبر نتواند | ور کند صبر زنده چون ماند

هر چه از آب بر کنار بود | آن نه ماهی که سوسمار بود

سوسمار ست زیر ریگ روان | ماهیش می برند خلق گمان

سبحه خوانان که مزد جوی شدند | مزد دیدند سبحه گوی شدند

های و هوی او فگند در ملکوت
ذکر ذو الکبریای و الجبروت

شد خلیل از سماع آن بی خویش | ساختِ طی پردهٔ وجود از پیش

کرد بر خود لباس ہستی شق — سر برون زد ز جیب ہستی حق

چون گر بارہ زمرۂ ملکوت — بر لب خود زدند مہر سکوت

نالۂ شوق برگرفت خلیل — کانچہ دارم من از کثیر و قلیل

جملہ را می کنم فدای شما — تا زہم نگسلد ندای شما

منشینید زین سرود خموش — کہ شدم در سماع آن ہمہ گوش

باز آغاز آن نوا کردند — در و تسبیح خود ادا کردند

شد خلیل از نوای ایشان مست — داد یکبارگی عنان از دست

وقت خوش یافت زان ترانۂ خوش — دست ہمت فشاند صوفی وش

ہرچہ بودش ز ملک و مال پسند
جملہ در پاے مطربان افگند

ز آتش امتحان چو ابراہیم — خالص آمد چو زر ناب و سلیم

قدسیان پیش او شدند عیان — کہ رسولیم از خداے جہان

آدمی نیستیم ما ملکیم — نقد پنہانی ترا محکیم

آمدہ بہر امتحان تو ایم — ناقد مخزن نہان تو ایم

للہ الحمد کامدے بشمار — چون زر دہ دہی تمام عیار

تو خلیلی و در تو عشق خداے — متخلل شدہ ز سر تا پاے

جزو جزو تو از قدم تا فرق — گشتہ در خلت محبت غرق

بندۂ منعمی نہ بندۂ نعم — از فوات نعم ترا چہ الم

گر نعم فی المثل نقم گردد — نیست عشق تو آنکہ کم گردد

چون دولت از خدای شکیبد | تاج خلعت ہمین ترا زیبد
ہر گمانے کہ داشتیم ترا | گشت روشن کہ سہو بود و خطا
عشق تو ذاتی ست نہ عرضی | گشتہ صافی ز شوب ہر غرضی

عشق چون بر جمالِ ذات بود
حاشا للہ کہ بے ثبات بود

اس حکایت کے خاتمہ کے ساتھ میری تقریر کا بھی خاتمہ ہے اسکے بعد نہ کسی اور بات کے کہنے کی ضرورت نہ کسی تحریک کی حاجت، اگر اسکے سننے کے بعد بھی کوئی اپنے کیسے کو نہ کھولے اور خدا کے نام پر خدا کے نام بلند کرنے کے کام مین خدا کے نام کی منادی کرنے کے لئے کچھ حصہ اپنی آمدنی کا نہ دے اور پھر بھی خدا کی اطاعت خدا کی محبت اور اسلام کا دعوے کرے تو اُسے خود سوچنا چاہئے کہ وہ اپنے دعوے مین سچّا ہے یا جھوٹا - خدا کا کلام اگر سچّا ہے تو ایسا دعویٰ کرنے والا بلاشبہہ کاذب ہے اور فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ کی تہدید مین داخل -
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِہِمْ
وَاَنْفُسِہِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰادِقُوْنَ ۞

بقلم و بنگرانی محمد غوث المتخلص بہ الہام تحریر و طبع گردید